

انزلیتہ النبیین الانبیاء علیہم السلام



قادیانی امت

از

محمد شفیع جوش میرٹوی



ناشر:

مجلس اخوان اسلام میرپاکستان

أَنَا خَلِيمُ النَّبِيِّ لَا نَبِيَّ بَعْدِي



قادیانی امت

مفتی محمد شفیع جوش میرپوری

خطیب جامع مسجد ایف بلاک، ماڈل ٹاؤن - لاہور
ساکن

منجروال شریف تحصیل کوٹلی ضلع میرپور
آزاد کشمیر

ملنے کا پتہ:

مرکز اشاعت اسلام جامع مسجد ایف بلاک ماڈل ٹاؤن - لاہور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

(البتہ مفت اشاعت تبلیغ کیلئے چھپوانے کی اجازت ہے)

59782

نام کتاب _____ قادیانی اُمت

اشاعت اول _____ اگست ۱۹۶۳ء

تعداد _____ دو ہزار

اشاعت ثانی _____ جنوری ۱۹۶۴ء

تعداد _____ دو ہزار

مطبع _____ نثار آرٹ پریس لاہور

حصول کتاب

۱: مرکز اشاعت اسلام جامع مسجد ایف بلاک - ماڈل ٹاؤن - لاہور

۲: مولانا محمد اعظم صاحب - جامعہ اسلامیہ منیچر وال شریف تحصیل کوٹلی

ضلع میرپور - آزاد جموں و کشمیر

انتساب

مجاہد اول سردار محمد عبدالستیوم خان کے نام
جو

کشمیر کی سیاسی اور مذہبی آزادی
کے لئے

سب سے پہلے جہاد کے لئے کھڑے ہوئے

محمد شفیع جوش میر لوہری

جنوری ۱۹۶۲ء

فہرست مضامین

صفحہ	بیان	صفحہ	بیان
۶۵-۶۳	پریس کانفرنس کا روایتی	۳	انساب
۶۵	تسلیم کے سوا چارہ نہ رہا	۵	تقریباً ابوالاثر حفیظ جالندھری
۶۶-۶۵	رہوہ کا حصار و دعوت فکر	۶	خط مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
۶۳	مرزا قادیانی کے بلند بانگ دعوے	۷	خط ناظم امور دینیہ آزاد حکومت جموں و کشمیر
۸۶	مرزا کی طرف سے توہین انبیاء و صحابہ	۸	اعتراف ظہیر الاسلام صاحب فاروقی
۹۰	قادیان اور قرآن	۱۲	عباسی صاحب - ہدیہ تبریک
۹۲	قادیانی اُمت اور مسلمان	۱۵	پیر کرم شاہ صاحب کا خط
۱۰۱	سیرت مرزا غلام احمد قادیانی	۱۶	مفتی محمد حسن نعیمی صاحب
۱۰۴	مرزا صاحب اور محمدی بیگم	۱۸	تبصرہ نعیم صدیقی صاحب
۱۹۸	انجام و عبرتناک موت	۲۲	افتتاحیہ
۱۱۱	فیصلہ عدالت بہاولپور، فروری ۱۹۵۳ء	۳۲	لفظی تحریف قرآن موہ فولوٹ سٹیٹ
۱۱۶	راولپنڈی ۱۹۵۵ء	۵۶	معنوی تحریف، منصبی تحریف
۱۱۹	فیصلہ عدالت جموں آباد کراچی	۵۸	کلمہ طیبہ، درود شریف میں تحریف
۱۲۳	آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد	۵۹	غور کیجئے
۱۲۴	قادیانی اُمت اور اقبال	۶۲	کوثر نیازی وزیر چج کا خط
۱۲۷	مرزا قادیانی کا دعویٰ جھوٹا ہے	۱۲۵	لوحہ فکریہ از مصنف

تقریظ

از شاعرِ اسلام حسان الملک جناب العبد الاثر حفیظ جالندھری صاحب مصنف شبانہ نامہ اسلام
 "قادیانی اُمت" کا مسودہ میری نظروں سے اس لیے گذرا گیا کہ مولوی محمد شفیع
 صاحب کو نہ جانے کس طرح یہ علم ہو گیا ہے کہ مجھے ان دشمنانِ اسلام کے بارے
 میں اپنے ذاتی مشاہدات و تجربات ہیں یہ چھوٹا سا رسالہ مولوی محمد شفیع صاحب
 کی صداقت بینی کا مظہر ہے۔

مرزائے قادیان اور ان کے ایجنٹوں کی تحریریں، تقریریں اور تبلیغیں تذبذب
 ہیں اور ان تذبذبوں کا مقصد دُنیا کے اسلام پر "یہود" کی حکومت قائم کرنا ہے
 ہاں یہود کی حکومت کیا مسیح یہود سے نہیں تھے؟ کیا جو مسیح ہونے کا دعویٰ ہوا
 وہ انگریز، امریکہ اور روس کے یہودیوں کا کارنامہ نہیں تھا؟ بہر حال یہ ایک
 طولانی کہانی ہے پاکستان کو ختم کرنے میں یہ لوگ روزِ اول سے مصروف ہیں،
 کیونکہ دُنیا میں پاکستان ہی وہ توانا اسلامی مملکت تھی اور ہے جو بحال رہے تو
 ساری دُنیا کے اسلام کو نئی زندگی عطا کر سکتی ہے۔ یہود و مسیحوں کی مدد کرنیوالے
 ایجنٹ اب آخری ضربیں لگا رہے ہیں۔ ان کا مقابلہ جو بھی اور جس طرح بھی کرے
 وہ اسلامی مجاہد ہے۔ میں نے اس کتابچے کو اس جہاد کی نقابت پایا ہے۔ جزاء
 خدائے کریم عطا کریں گے۔ میری دعا شامل رہے۔

حفیظ ۱۰ جنوری ۱۳۹۳ھ

۲۴۔ جی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

مکتوب گرامی

از منکر اسلام، مفسر قرآن حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابوالاعلیٰ مودودی

۵- اے ڈیلدار پارک - اجہرہ
لاہور - ۱۲ (پاکستان)

نون نمبر ۵۲۵۰۷

حوالہ 9327

تاریخہ 13-9-23

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

محتوی و مکرری

مجھے مولانا محمد شفیع صاحب جوش سے پوری خطیب جلال کا وہ لاہور کا کتابچہ
"قادیانیت اور پاکستان" دیکھنے کا موقع ملا۔ مکتب قادیان مرزا ظام احمد اور
اس کی امت کا کفر و زندقہ ایک ثابت اور کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ پاکستان اور عالم اسلام
کے لیے قادیانیت کا وجود ایک سرطان ہے۔ لیکن بہت سے مسلمان اور بالخصوص پڑھنے لکھنے
والے مسلمان، انہوں نے اس خطرہ جان و ایمان سے آگاہ نہیں ہیں اور وہ قادیانیت
مسلحہ کو بعض فرقہ وارانہ اخطاں کا ایک شاخسار سمجھتے ہیں۔ ایسے مسلمان وہ قادیانیت
لٹھیر خود پڑھتے ہیں، وہ قادیانیت ان تک اپنی صحیح صورت پہنچنے دیتے ہیں۔
میں سمجھتا ہوں کہ ایسے خال اور طاقت مسلمانوں کے لیے اس کتابچے کا مطالعہ
مہم رہے گا۔ غریب کی بات یہ ہے کہ اس میں مرزا ظام احمد اور ان کے اسی کے لیے
چوڑے احوال نقل کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے اور مختلف مذاہب کے تحت چھوٹے چھوٹے فرقے
درج کر دیے گئے ہیں جو حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے کافی ہیں۔ مصنف نے ایک اور نام
بھی لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی قرآن مجید میں تصویق کی بھی چھ ایسی عبارتیں مثالیں پیش کر
دی ہیں جنہیں کتابت کی غلطی کہا جاسکتی ہے۔ ان کا سرچشمہ بھی وہی الہام ہی ہو
سکتا ہے جس کے وہ مدعی ہیں اور "الہامی غلطیوں" کی اصلاح غالباً قادیانیت کے پس کا
رنگ ہے ہو گا۔

میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملت کو جزائے خیر دے اور ان کی سعی کو مسلمانوں
کے لیے موجب بہیرت اور قادیانیت کے لیے باعث ہدایت بنائے۔

خانکمار
ابوالاعلیٰ

جناب پروفیسر سید مظفر حسین شاہ ندوی صاحب ناظم امور دینیہ و افتا

آزاد حکومت جموں و کشمیر

۹

نمبر امور دینیہ / افتا ۱۵۹۸ / ۴۱ / موخہ - ۱۶/۱۳

از دفتر ناظم امور دینیہ / افتا آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر مظفرآباد

بخدمت گرامی مولانا محمد شفیع جوش صاحب

خطیب جامع مسجد این بلاک ماڈل ٹاؤن

لاہور -

اسلام علیکم -

امید ہے مزاج بخیر ہوگا ، کل ہی آپ کی کتاب قادیانی ^{دین} مفت ”

موصول ہوئی - کتاب دیکھ کر اظہار ہوا ، کہ آپ نے قادیانی لٹریچر کا خوب

مطالعہ کیا ، اور ان تمام چیزوں پر دہانت گہرائی اور وسعت کے ساتھ نظر ڈالی

ہے - جن میں سے کوش ایک بھی دائرہ اسلام سے باہر جانے کیلئے کافی ہے -

یہ چیز بڑے دکھ اور افسوس کی ہے - کہ ۱۹۲۷ء سے پہلے تو اس

شجر خبیث کی پورس انگریز کے زیر سایہ ہوتی رہی - مگر ۱۹۲۷ء کے بعد اس

کو بیچ و بن سے اکھاڑ دینے یا کم از کم محدود و ممنوع قرار دینے کے بجائے

ہم بھی اس کو اپنے ہاتھوں سے فروخت کرتے اور دشو نما دیتے رہتے -

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے ، کہ آپ نے مختصر مگر دہانت معقول

و مدلل کتابچہ لکھ کر ان لوگوں کو رائے قائم کرنے میں بڑی سہولت پہنچائی ہے

کہ وہ تعمیری وقت میں اس شجر انگیز فتنے کی معرفت حاصل کر کے اس کے پورے

اپنے آپ کو ^{کھلا} چاہتے ہوں - اور پیمانہ اڑھ کر سکتے ہیں ، کہ علماء جو کچھ نے

اس فرقہ سالہ کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ بالکل حقیقہ پر

مبنی ہے

آزاد حکومت جموں و کشمیر اسمبلی کی قرارداد ان حالات کا بھی نتیجہ ہے

واللہ التوفیق للصواب


ناظم امور دینیہ افتا

آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر



اعتراف

از جناب ظہیر الاسلام فاضل صاحب ایڈووکیٹ کے صدر مجلسِ اخوتِ اسلامیہ پاکستان
قرآن پاک وہ کتابِ مبین ہے جس میں ذاتِ باری تعالیٰ خود مکمل ہے اور اللہ تعالیٰ
کے کلام سے بڑھ کر کلام کرنے کی جرأت کون بڑے سے بڑا قادر کلام کر سکتا ہے؟
کلام مجید و نیائے علم و حکمت اور فصاحت و بلاغت میں بذاتِ خود ایک معجزہ
ہے اور روئے عالم کے علماء اور حکماء کو چیلنج کرتا ہے۔

اور پھر تاقیامت قرآن پاک کے ایک ایک حرف اور ایک نشوونما کی حفاظت
کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے خود سنبھالی ہوئی ہے۔ اعدائے اسلام نے جب بھی
کہیں اس کے زیرِ زبر میں رد و بدل (تحریف) کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے
اپنے نیک بندوں پر واضح کر دیا اور چڑی پکڑی گئی دشمن کو بصد ندامت پسپا ہونا
حکومتِ برطانیہ کے نعلِ عاطفت میں مرزائی شجرِ نبوت کی خوب آبیاری ہوئی
چونکہ برطانوی عیسائی حکومت مسلمانوں کے جذبہٴ جہاد سے واقف اور خوفزدہ
تھی اس لئے مرزا کو نبی بنا کر اسلام کے بنیادی ستون جہاد کو متزلزل کرایا۔
مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت کر کے حضورِ حتمِ نسل خاتم النبیین ﷺ کے
علیہ وسلم کی شریعت میں رد و بدل کرنے کا آغاز کر دیا۔ اپنے الہامات کے ذریعے
قرآن پاک کے صریح احکامات کی ترمیم و تنسیخ شروع کر دی۔ جہاد کو بیک قلم
منسوخ قرار دیا گیا۔ مرزائیوں کے سالانہ جلسہ کوچ بیت اللہ کا درجہ دیا گیا۔

مسجد قادیان کو خانہ کعبہ کے برابر اکٹھا کیا۔ غیر احمدی کی نماز حبارہ ممنوع قرار دی گئی۔ خود کو سب نبیوں سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا گیا۔ جو مسلمان علام احمد کو نبی تسلیم نہ کرے وہ کافروں کے زمرے میں ٹھہرا پھر ض اپنے الہامات کے ذریعہ قرآن پاک کی آیات کو اپنے حسبِ منشا جامہ معانی پہناتے رہے۔ علماء اُن کی تردید کرتے رہے۔ عام مسلمان صدائے احتجاج بلند کرتے رہے۔ مرزائی اپنے جھوٹے نبی اور ان کے الہامات کی تائید میں غیر منطقیانہ تاویلیں گھڑتے رہے اس محاذ آرائی کو قریباً ایک صدی مکمل ہونے کو ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ تحریف لفظی کی نشاندہی کی سعادت کسی صاحبِ علم کا نصیب نہ بن سکی۔ مرزا علام احمد نے قرآن پاک کی آیات کی معنوی تحریف کے علاوہ آیات کے الفاظ میں جو رد و بدل کیا جسے تحریف لفظی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ وہ محرف آیات مرزا علام احمد کی مختلف الہامی تصانیف میں ایک مدت مدید سے زینت قرطاس بنی ہوئی ہیں۔ مسلمان علماء ان کتب کا بنظر تنقیص و تردید بغور مطالعہ فرماتے رہے ہیں اور ان میں سے کوڑا کرکٹ جمع کر کے مرزائیوں کے منہ پر پھینکتے رہے لیکن تعجب ہے کہ لفظی محرف آیات تک ان کی نظر بھی نہ جاسکی۔ وہاں حجاب کے دبیز روپے حائل ہو گئے۔ اسے اک کرشمہ قدرت ہی کہا جاسکتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس اخفا میں بھی کوئی حکمتِ الہی پوشیدہ تھی غالباً ابھی افشاء سازش کا موقع مہل نہ تھا اور جب وقت آیا اور اذن باری تعالیٰ

ہوا تو اس انکشاف کو باز پچھہ اطفال بنا کر میرے دوست مولوی محمد شفیع صاحب
جوش کے سپرد کر دیا۔ تمام اہل ذکر و فکر حضرات و رطہ ہجرت میں پڑ گئے پیران
مرزا غلام احمد کے نزدیک خود یہ حقیقت ناقابل فہم ہے کہ اس کی تاویل یا ترویج
کیسے کی جائے۔ کیونکہ مرزا صاحب کے الہامات میں کوئی مرزائی عالم قلم زنی
کی جرأت نہیں کر سکتا۔

مولوی محمد شفیع جوش صاحب مستحق مبارکباد ہیں کہ اللہ جل شانہ نے انکے
قلب کو بصیرت اور نظر کو بصارت عطا فرمائی کہ مرزا قادیانی کی تحریفات لفظی
ان کے سامنے روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئیں۔ اگرچہ بظاہر یہ مولوی جوش
صاحب کی بے لوث اور مخلصانہ سعی تحقیق کا نتیجہ ہیں۔ یہ تحقیق بلاشبہ ایک
قابل رشک کارنامہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ان پر یہ خاص انعام ہے۔

ابن سعادت بزورِ بازو نیست تمانہ بخشند خداے بخشندہ
مولوی جوش صاحب کا یہ عظیم کارنامہ قادیانی اُمت اور پاکستان کے نام سے
شائع ہو چکا ہے اور عوام میں استقدر مقبول ہوا ہے کہ ملک کے ہر گوشے سے
اس خواہش کا اظہار ہوا ہے کہ انہیں اجازت دی جائے کہ وہ اپنے حرج سے
چھپو اگر بیک میں مُفت تقسیم کریں۔

چنانچہ مجلس اخوت اسلامیہ پاکستان کے فنانشل سیکرٹری مسٹر نصرت عظیم
مینجنگ ڈائریکٹر نصرت ایجنسیز کراچی نے اس جذبہ تحفظ قرآن پاک و ختم نبوت

کے زیر اثر یہ ایڈیشن محرف آیات کے نوٹسٹیٹ کے اضافہ کے ساتھ اپنی
 جیب خاص سے مجلس اخوتِ اسلامیہ کی طرف سے شائع کرایا ہے میری ملی
 دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اس مخلصانہ جذبے کو قبول فرما کر اُنہیں
 جزائے خیر عطا فرمائیں۔

ظہیر اللہ سلیم فاروقی

۷۲۔ ایف ماڈل ٹاؤن لاہور

جنوری ۱۹۷۳ء

ہدیۂ تبریک

جناب پروفیسر منظور حسن عباسی صاحب ۱۱۲ ٹی ماڈل ہاؤس لاہور
زیر نظر کتاب درحقیقت تحریک قادیان کا ایک چھوٹا سا مگر شفاف آئینہ ہے۔
جس پر ایک نظر ڈالتے ہی قادیانی مذہب کے گمراہ کن عقائد اور قادیانی جماعت کے
تباہ کن مقاصد صاف صاف نظر آجاتے ہیں۔

قرآن حکیم میں یہودیانہ تحریف کا یہ انکشاف جو اس کتاب میں کیا گیا ہے، وہ
مولانا محمد شفیع عرش کی سعی مشکور کا ایک کارنامہ ہے۔ کیونکہ ان حقائق کے انکشاف
پر کچھ قادیانیوں کو توبہ کی توفیق ہوئی۔ قادیانی جماعت نے اس اعتراض کا جواب
کہ ”مرزا صاحب کی کتابوں کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اس پر میں
چالیس برس کا عرصہ بھی گزر چکا ہے۔ پھر اب تک کیوں ان کی تصحیح نہیں کی گئی؟
یہ دیا ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ کی حکمت نے یہی تقاضا کیا کہ یہ آیات حضور کی کتب میں اسی طرح
(یعنی غلط شدہ) لکھی جائیں جیسی کہ حضور کے زمانہ میں سہو کا تب سے یا خود حضور
سے بعض آیات سے تشابہ کے باعث غلط لکھی گئیں۔“

اور اس غلطی کو برقرار رکھنے اور آیات کلام الہی کو ہمیشہ غلط لکھے جانے کی
جو حکمت بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے۔

۱! تاغیر احمدی علما کی عقول کا جائزہ لیا جائے کہ وہ سہو کا تب یا مولف سے

جو سو غلطی ہو جاتی ہے اس کو عمداً تحریف قرار دے کر اپنے ہاتھوں تعلیم یافتہ طبقہ میں اپنی علمی پردہ دری کرتے ہیں۔“

۲: تاغیر احمدی علماء اچھی طرح جان لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بھی تحریف سے پاک ہیں (یعنی غلطی کی اصلاح کی گئی تو وہ تحریف ہوگی) ،
۳: تاکہ ہمیشہ کے لئے آپ کے پاس برطانوی یقینی رہے کہ آپ ایک بشر تھے اور سو و نسیان جو لازمہ بشریت ہے آپ اس سے خالی نہ تھے یعنی اندیشہ تھا کہ مبادا ان کو لوگ خدا مان لیں ، افضل ۲۸ فروری ۱۹۲۲ء)

اس مفسحہ خیر عند گناہ کے پیش نظر قادیانی نبوت کے جلا وطن دار الخلافہ ربوہ سے حال میں شائع ہونے والے دو ورقہ اشتہار میں جو اعلان کیا گیا ہے کہ :-
”ہم نے مرزا صاحب کی غلطیوں کی ۱۹۲۸ء (الشركة الاسلامیة) ایڈیشن میں کچھ درستی کر دی اور جو باقی ہیں ان کو بھی انشاء اللہ درست کر دیں گے۔“
اس سے عیاں ہے کہ قادیانی امت نے جس امر کو اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا قرار دیا تھا اب اس حکمت الہی کے منافی اقدام پر تلی ہوئی ہے اور یا پھر دفع الوقتی، جھوٹے وعدے یا فریب سے کام لینا چاہتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی اصحاب قرآن حکیم کی آیات کو غلط اور مرزا صاحب کی تحریف کردہ آیات کو اسی طرح صحیح ثابت کرنا چاہتے ہیں جس طرح مجدد صاحب سرسندی کے مکتوب کی اصل عبارت کو غلط اور مرزا صاحب کی تحریف کردہ عبارت

کو صحیح قرار دیا ہے۔

مولوی غلام احمد مجاہد قادیان کو اعتراف ہے کہ ”مجدد صاحب نے تو یہی لکھا تھا کہ جس شخص کو اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے وہ محدث کہا جاتا ہے لیکن مسیح موعود نے خدا سے علم پا کر محدث کی بجائے نبی“ لکھ دیا اور یوں مکتوبات کی غلطی کو درست کر دیا اور یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے بعض اہل اللہ حدیث کی بعض غلطیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علم پا کر درست کر دیتے ہیں۔
(ماخوذ از پیغام صلح ۱۱۔ جنوری ۱۹۳۶ء)

یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی اُمت قرآن۔ حدیث یا کسی بھی کتاب میں مرزا صاحب کی تخریف کو حکمت الہی قرار دیتی ہے جو نہ صرف دین اسلام کے لئے خطرہ کا باعث بلکہ ملکی سالمیت اور وحدت ملی کے لئے بھی تباہ کن ہے۔ مولف کتاب نے پاکستانی مسلمانوں کو اس خطرہ سے آگاہ کرنے کیلئے تخریف قرآن کے علاوہ جماعت احمدیہ کے دوسرے خطرناک عزائم کی نشاندہی بھی کی ہے جس پر وہ مستحق تبریک ہیں۔

منظور حسن عباسی

۲۷۔ جنوری ۱۹۷۲ء

مکتوب گرامی

حضرت قبلہ پیر سید محمد کرم شاہ صاحب دایم اے آنرز از پھر مصر، مدیر پابلسنامہ "ضیائے حرم"
بھیرہ ضلع سرگودھا

مکرمی مولانا۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی کتاب "قادیانی اُمت" کے مطالعہ کا موقع ملا۔ آپ کی سعی جمیلہ لائق
تحسین ہے کہ مرزائے قادیان کی مبینہ تحریف قرآن لفظی کی مذموم جسارت کو
قوم کے سامنے بے نقاب کیا ہے۔

اب علماء و صوفیا اور رہنمایان قوم کا فرض ہے کہ وہ حکومت اور عوام کی توجہ
اس اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرائیں اور اس جماعتِ دجالہ و ضالہ کے
ہاتھوں کو اسلام و قرآن کی طرف بڑھنے سے روک دے۔

کتاب مختصر بھی سے اور مدلل بھی۔ اللہ تعالیٰ اسے نافع خلائق بنائے۔

اور آپ کو جزائے خیر دے۔ والسلام

محمد کرم شاہ وایہ العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب جویش میرپوری کا رسالہ قادیانی اُمت اور پاکستان اس وقت میرے پیش نظر ہے۔ میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور اس کو قادیانیت میں بہت مفید پایا ہے۔

رو قادیانیت میں عام طرز یہی ہے کہ کتاب سنت کے دلائل سے اجرائے نبوت کی نفی کی جائے یا مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات کفریہ سے یہ ظاہر کیا جائے کہ یہ شخص تو مسلمان کہلانے کا بھی اہل نہیں۔ اس شخص کے بارے میں نبوت کا اعتقاد رکھا جائے۔

فاضل مولف نے اس عام طرز کے ساتھ وابستگی رکھتے ہوئے ایک خاص کوشش یہ کی ہے کہ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن کریم میں لفظی تشریف کی ہے۔ بہر حال یہ امر محقق ہے کہ مرزا نے اپنی کتابوں میں جو قرآن کریم کے حوالے پیش کیے ہیں ان میں لفظی غلطیاں ہیں اور وہ آج تک جوں کی توں طبع ہوتی رہی ہیں۔ حیرت ہے کہ جو شخص وحی اور الہام کا مدعی تھا اور جو اپنے الہام کے یقینی اور قطعی ہونے کا دعویٰ رکھتا تھا جس پر اس کے زعم میں ۲۸ سال تک مسلسل وحی و الہام کی بارش ہوتی رہی۔ وہ تادم مرگ ان

آیات کی لفظی غلطیوں پر متنبہ نہ ہو سکا۔ اور اس کے مُتبعین آج تک ان آیات کو یوں ہی لفظی غلطیوں کے ساتھ چھاپتے چلے آتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو مرزا کے ان مُتنبیوں نے اس لفظی تبدیلی کو بحیثیت مذہب قبول کر لیا ہے۔ اور اس طرح وہ تحریف کے مرکب ہو گئے ہیں اور یا ان کے خیال میں قرآن جن لفظوں کے ساتھ آج تک اُمتِ محمدیہ میں تواتر کے ساتھ پڑھا جاتا رہا ہے، وہ صحیح نہیں بلکہ صحیح الفاظ وہ ہیں جنہیں مرزا نے پیش کیا ہے۔ یہ کھلی گمراہی اور کفر صریح ہے۔ یا وہ مرزا کے الہام اور اس کے کلام کو اتنا مقدس سمجھتے ہیں کہ اگر وہ خدا کے کلام میں بھی ترمیم کرے تو وہ قابل اصلاح نہیں ہے اور یا پھر یہ اُمت ایک صدی کے دو ثلث گذر جانے کے بعد بھی اپنے بنا سیتی نبی کی قرآن میں لفظی غلطیوں پر مطلع نہ ہو سکی جس شق کو بھی اختیار کریں وہ اُمتِ قادریانی کی غفلت اور جہالت کی نشاندہی کرتی ہے۔ مولانا محمد شفیع صاحب جو شمس سلمہ کی یہ مساعی لائق تحسین ہے جس میں انہوں نے کافی نقیض و تحقیق سے مرزا صاحب کی ان الہامی غلطیوں یا لفظی غلط کاریوں کو اُمتِ مسلمہ کے غور و فکر اور مطالعہ کے لیے پیش کر دیا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر مسلمانوں کا یہ مطالبہ حق بجانب ہے کہ مرزا صاحب کی تحریف آیات پر مشتمل کتابوں کو موجودہ حکومت کا فرض ہے کہ ضبط کرے اور اس فرقہ کو اقلیت قرار دیکر عند اللہ ماجد ہوں۔

غلام رسول المعیدی غفرلہ۔ صدر مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔

جناب نعیم صدیقی صاحب مصنف "محسن انسانیت" لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس مختصر کتابچے میں جو مقالہ مولوی محمد شفیع صاحب جوٹش نے لکھا ہے۔ قارئین اسے پڑھ کر خود ہی اس کی قدر و قیمت کا اندازہ کر لیں گے۔ موصوف نے قادیانی لٹریچر سے تحریفِ آیاتِ قرآنی کی متعدد ایسی مثالیں برآمد کی ہیں جو مرزا صاحب کی کتابوں کے مختلف ایڈیشنوں میں شروع سے اب تک چلی آرہی ہیں۔ باوجودیکہ جلال الدین شمس صاحب کو ان کتابوں کی تصحیح کے لیے خاص طور پر مامور کیا گیا تھا۔ کمال یہ ہے کہ نہ صرف تحریفِ آیات کی ساری مثالیں برقرار ہیں بلکہ مصحح نے الٹا ان میں کسی قدر اضافہ ہی فرمایا ہے۔ ان محرف آیات میں ایک آدھ لفظ ایسا بھی آتا ہے (محدث) جو پورے قرآن میں کہیں استعمال نہیں ہوا۔ مگر اس کی اہمیت یہ ہے کہ وہ مرزا صاحب کے متنبیانہ علمِ کلام کے سلسلہ کی ایک گڑی ہے۔

سلسلہ قادیانیہ کے سادہ دل متوسلین اگر خدا خفی سے کام لیں تو دو باتیں ان کے لئے قابل توجہ ہیں :-

ایک یہ کہ مرزا صاحب نے ادعاۓ نبوت کی اساس پر جو مذہبی گروہ کھڑا کیا خود اس نے مرزا صاحب کی تحریروں میں درج شدہ محرف آیات کا کیوں کبھی نوٹس نہیں لیا؟ حالانکہ کوئی بھی دوسرا دینی ادارہ ہو۔ کوئی دارالاشاعت ہو یا کوئی رسالہ۔ اگر آیات قرآنی غلط چھپ جائیں تو اس سے تعلق رکھنے والے

حلقے کے کچھ نہ کچھ لوگ ملازماً گرفت کرتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی کتابوں میں آیات کا غلط شکل میں مسلسل چھپتے رہنا اور ان کے لاکھوں عقیدت مندوں کی طرف سے ان کا نوٹس نہ لیا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ قادیانی گروہ کی اصل دلچسپیاں قرآن سے باقی نہیں رہیں اور ان کی ساری توجہ مرزا صاحب کے تیار کردہ لٹریچر پر ہے۔

دوسری یہ کہ قادیانی گروہ جس شخص کو نبی اور ملہم مانتا ہے اس کے قلم سے قرآن کی مشہور عالم آیات کا غلط لکھا جانا اس امر کا ثبوت ہے کہ اس شخص کو الہامی روشنی حاصل نہ تھی جو اسے پہلے کے جلیل القدر اور ہر طرح سے محفوظ الہامی نوشتے کے متعلق لغزش قلم سے بچانی یا کوئی ایسی لغزش بوجہانے کے بعد کوکتی۔ حالانکہ تمام انبیاء کے منصب میں یہ بات شامل رہی ہے کہ وہ سابق کتب آسمانی کی تعلیمات الہامی کو آلائشوں سے پاک کر کے نکھاریں اور ان کا جو حصہ کم کر دیا گیا ہو اسے از سر نو قائم کر دیں۔ مگر یہ کیسی نبوت ہے جو قرآن کی محفوظ آیات کو بھی بگاڑ کر سامنے لاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قادیانی گروہ کا عقیدہ یہ ہو کہ جس طرح قرآن سابق کتب آسمانی کے بعض احکام و مندرجات کے لیے ناسخ بنا، اسی طرح مرزا صاحب کی نبوت قرآن کے بعض حصوں کے نسخ اور مسخ کا اختیار لے کر آئی ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ غالباً یہی عقیدہ جلال الدین شمس اور پوکے گروہ قادیانیہ کو اس امر میں بے بس کئے ہوئے ہے کہ وہ مرزا صاحب کی درج کردہ غلط آیات کی تصحیح کی جرأت کریں۔ ایسی تصحیح میں یہ اعتراف بھی تو شامل ہو

جانا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی تحریروں میں غلطیاں کی ہیں اور یہ بات اگر ایک بار اصولاً تسلیم کر لی جائے تو پھر نہ جانے کیا کیا غلط ٹھہرے اور تصحیح کا عمل کہاں جا کے رکھے، قادیانی گروہ کا مزاج شروع سے مناظرانہ ہے۔ اس لیے ان پر جب کوئی اعتراض اٹھتا ہے تو وہ ہمیشہ الزامی جواب کی پناہ لیتے ہیں۔ قادیانی لٹریچر میں تحریف آیات کا مسئلہ اٹھا تو اُس کے جواب میں بھی ان کے مناظرانہ ذہن نے مختلف علمائے اُمت کی کتابوں سے ایسی آیات نکال کر دکھانا شروع کیں جن میں مؤلفین کے حافظے کی کوتاہی یا کتابوں کی لغزشِ قلم کی وجہ سے کوئی غلطی رہ گئی تھی۔ حالانکہ یہاں معاملہ یہ درپیش ہے کہ ایک مذہبی گروہ کا وہ لٹریچر جو اس کا سرمایہ عقیدت ہے۔ اس کے بار بار نکلنے والے ایڈیشنوں میں شروع سے آخر تک آیاتِ قرآنی غلط صورت میں چھپ رہی ہیں۔ اور ان میں سے کسی کی تصحیح نہیں ہوتی۔ یہ مذہبی گروہ بھی ایسا ہے کہ پوری ملت کو ایمان و ہدایت سے محروم قرار دے کر اس امر کا مدعی ہے کہ ایمان و ہدایت اور نجات کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

تحریف آیات کی دوسری بدترین شکل مرزا صاحب کے لٹریچر میں یہ پائی جاتی ہے کہ انہوں نے بہت سی آیات کو جو حضورِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں وارد ہوئی تھیں، اٹھا کر اپنے اوپر چسپاں کر لیا ہے۔ اور اپنے آپ کو ان کا مخاطب و مصداق بنا لیا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیتؑ اور ازواج مطہرات کیلئے جو القاب و آداب مخصوص تھے ان کے نئے مصداق بنالیے ہیں۔ کسی شاعر کے اشعار کو کوئی اپنے کھاتے میں ڈال لے تو اسے "سرقہ" کہتے ہیں۔ مگر قرآن کی آیات کے اصل مخاطب و مصداق کی جگہ اگر کوئی دوسرا اپنے آپ کو مخاطب و مصداق بنالے اور دوسروں کے لیے مخصوص شدہ القاب پر قبضہ جمالے تو اس حرکت کو کیا کہیں گے۔

مدت گذری، قادیانی لٹریچر میں تحریف آیات کے مسئلے کو انگریزی دور حکومت میں مولوی ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے بھی اپنی طرز پر اٹھایا تھا۔ مگر بات آگے نہ چلی۔ اب جبکہ مسلمانوں کی آزاد مملکت معرض وجود میں آچکی ہے۔ مولوی محمد شفیع خوش صاحب نے نئے سرے سے اور نئے اہتمام سے معاطہ قوم کے سامنے رکھا ہے۔ چاہیے کہ ایک طرف علماء و مفکرین اس کو پوری اہمیت دیں۔ اور دوسری طرف ارباب حکومت ایسے قادیانی لٹریچر کی اشاعت رکوادیں جس میں آیات قرآنی کی تحریف کی گئی ہے۔

میری خواہش تو یہ بھی ہے کہ خود قادیانی گروہ کے وابستگان اس پورے معاطے پر اپنی جگہ غور کریں کہ وہ تحریف آیات قرآنی اور محرف آیات کی اشاعت مسلسل کے حصہ دار ہیں جس کا آغاز مرزا صاحب سے ہوا۔ خدا کرے مولوی محمد شفیع جویش کی مساعی کامیاب ہوں اور درگاہ ایزدی میں مقبول۔

نعیم صدیقی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتاویٰ

۲۹۔ مئی ۱۹۴۳ء کو آزاد کشمیر اسمبلی نے اپنے اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی کہ ہم حکومت سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ آزاد کشمیر میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے اور وہاں انہیں اپنے مخصوص عقیدے کی تبلیغ سے روک دے۔ اس اچانک خبر سے کئی جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو ایک دھچکا سا لگا انہوں نے کہا کہ ایسی قرارداد پاس کرنے اور پھر اس کے یوں اعلان کرنے کی آخر کیا ضرورت پڑی تھی۔ مرزائی جو کچھ ہیں، ہم جانتے ہیں۔ ہمیں علم ہے کہ وہ پاکستان کے سب سے زیادہ پڑھے لکھے اور آسودہ حال لوگ ہیں، جن کی جماعتی تنظیم قابل رشک ہے اور جو حکومت کے شعبوں میں، خصوصاً محکمہ امور خارجہ اور فوج کے تقیوں بازوؤں میں اونچے اونچے عہدوں پر مامور ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک ملکی وفاداری، جماعتی وفاداری کے بعد آتی ہو۔ لیکن بظاہر یہاں ایسے حالات نہیں ہیں کہ ان وفاداریوں کا آپس میں تصادم لازم آئے۔ پھر کمیوں خواہ مخواہ ایک سوٹے ہوئے فتنے کو جگایا جا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے مسلمان اکثر سادہ دل ہوتا ہے فرنگی کو ان کے اس ملک

59782

میں تجارت کرتے ہوئے سو سال گذر گئے تو ایک صبح انہیں تپہ چلا کہ وہ تو ہماری دیوانی پر بھی قابض ہو چکا ہے پھر اپنی دو سو سال کی حکومت میں فرنگی یہی کہتا رہا کہ ہندو اور مسلمان رعایا میری دو آنکھیں ہیں۔ پھر ان کے آخری دور میں ہم نے دیکھا کہ ہنود "ہندو مسلم کی جے" اور "ہندو مسلم بھائی بھائی" کے نعرے لگا رہے ہیں۔ لیکن کہاں کے بھائی اور کس کی جے؛ فرنگی مائی باپ رخصت ہوا تو سب نے دیکھ لیا کہ ہندوستان پر صرف ہندو ہی مسلط ہے اور مسلمان شور سے بھی زیادہ گیا گذرا ہو چکا ہے۔ وہ جان کی امان بھی مانگتا اور نہیں پاتا ہے تو اندرا گاندھی سے بتاتی ہے کہ یہ تو برصغیر کی ہزار سالہ تاریخ کا ایک لازمی نتیجہ تھا!

مرزا نیت کا مسئلہ اگرچہ ہزار سالہ تاریخ نہیں رکھتا پھر بھی اس کی عمر ایک صدی سے متجاوز ہے اس طویل مدت میں مرزائیوں نے "مسلم مرزائی بھائی بھائی" کا نعرہ نہیں لگایا، بلکہ اس سے بڑھ کر (لیکن مصلحت اور موقع محل دیکھ کر) وہ اس بات پر اصرار کرتے رہے ہیں، جیسا کہ آج وہ پھر اصرار کر رہے ہیں، کہ مرزائی اور مسلم ایک ہی ہیں اور ان کے تشخص میں تفریق کرنا گویا ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ آپ ایک صبح خواب ناز سے بیدار ہوں تو دیکھیں کہ سرزمین وطن کی عنان حکومت ان کے ہاتھ میں ہے اور وہ آپ سے کہہ رہے ہیں کہ "اے حزبِ ابو جہل پرے رہو، اب تم ہم سے الگ ہو!"

لئے قول مرزا بشیر الدین محمود کا ہے۔

مرزائی ذہنیت کے اس مخصوص دورِ رخسے پن کے سمجھنے کے لیے اُس کے خالق مرزا غلام احمد کے افکار و کردار کے ارتقا پر ایک نظر ڈالنی ضروری ہے۔ ۱۸۷۰ء میں جب مرزا صاحب نے ڈسٹرکٹ کورٹ سیکورٹ کی محرری چھوڑی اور مذہبی مطالعہ اور تصنیف و تالیف کا آغاز کیا تو اُن کی عمر ۳۵ سال کے لگ بھگ ہو چکی تھی۔ وہ خود مانتے ہیں اور اُن کے نوٹو گراف بھی اس کے شاہد ہیں کہ وہ مراقی مزاج کے مالک تھے۔ اُن کے بھرے بھرے ہونٹ اور اُن کی نیم باز آنکھیں، جو کسی اور دنیا پر لگی ہوئی معلوم ہوتی ہیں، اُن کے مراقی ہونے پر گواہ ہیں۔ ایسے مزاج رکھنے والوں کو اکثر تصور کی دنیا میں عجیب عجیب شکلیں دکھائی دیتی ہیں اور انواع و اقسام کی آوازیں اور کلام انہیں سنائی دیتے ہیں۔ بسا اوقات اُن کے ذہن میں حقیقت اور تخیل گڈ گڈ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے تصورات اور واسطوں کو عقل اور ذوقِ سلیم کی کسوٹی پر پرکھے بغیر ہی انہیں سچ جاننے لگتے ہیں۔ وہ اس پر غور کرنے کے لیے نہیں رکتے کہ وہ کلام جو اُن کے کان پر چھونکا گیا تھا باعتماد ہیت و معنی دوسروں کے مماثل کلام سے اُدنچا ہے یا لپست۔

ضروری نہیں کہ تصورات کے ناچختہ ہیولاؤں کی زد میں آئیوں کی سبب لوگ بے لوث بھی ہوں اور دنیاوی سہاروں اور منفعت جوئی سے بے پروا رہتے ہوں۔ نہیں ان میں سے کسی بکھر خوشی ہو سیا بھی ہوتے ہیں اور اپنی اتفاقی مراقی جاذبیت کو گویا ایک سود مند تجارت میں لگا دیتے ہیں۔ مریدوں کا حلقہ بڑھتا

ہے، عوام کندھوں پر اٹھاتے ہیں نذرانوں اور چندوں کی باش ہوتی ہے۔
 اسے مرزا صاحب کی خوش قسمتی ہی کہنا پڑے گا کہ انگریزی عملداری کی
 ماور پدرا آزاد فضا میں آریا سماجیوں اور عیسائی پادریوں کی طرف سے دین اسلام
 پر علمی رنگ میں شدید قسم کے متعصبانہ اور معاندانہ حملے ہونے لگے تھے مرزا
 صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے ان حملوں کا جواب دینے اور جوابی حملے کرنے کی
 رسم بنا کی۔ مباحثوں سے جن میں الزامی جواب مبالغے، چالاک تاویل اور طنز
 کی دلخراشی کی گویا ایک ورزش ہوتی ہے، سوائے تکرار اور ازادیا و بغض
 کے اور کیا حاصل ہو سکتا تھا؟ تاہم مسلمان عوام نے ان دنوں مرزا صاحب کو اپنا
 ہیرو بنا لیا تھا۔ پھر واہ واہ کے نشے سے حضرت کے دماغ میں کچھ ایسی ہواسمانی
 کہ انہیں یقین ہو گیا کہ جو بھی بہکے بہکے خیال ان کے ذہن میں اُبھرتے
 ہیں وہ دراصل الہام ہوتے ہیں اور سرسریہٴ عیب کے اُس طرف سے آتے ہیں۔
 ہزار افسوس کہ مرزا صاحب اور ان کے معاصر مسلمان بھول جئے تھے کہ
 برصغیر میں دین اسلام کا نفوذ، اس کا قیام اور اُس کی حفاظت نہ درباری
 علما کے بحث و مناظرے اور نہ کشور کشاؤں کی تلوار کی مرہونِ منت تھی۔
 اشاعت اور حفاظتِ دین کی مقدس روایت کا اصل منبع و مبداءِ سچویری
 فرید، خواجہ اجیر، سرہندی اور اسلامی معاشرے میں رہنے والے اُن سینکڑوں
 اہل اللہ کی انتہائی غیور، پاکیزہ اور رافت و رحمت سے بھرپور زندگیوں میں

تھا، جنہیں دیکھ کر برہمنیت سے اکتائے ہوئے لوگ خود ہی اسلام کے دائرے میں کھنچ آیا کرتے تھے۔ انگریزوں کی ذہنی غلامی نے عامۃ المسلمین کے دلوں سے اس عبور زندگی کے نقش مٹا دیئے تھے اور ان کی جگہ جلوسوں، نعروں اور مناظروں کی پست لذت سے لے لی تھی۔

بہر حال مرزا صاحب نے اپنی سربراہی اور وہ پوزیشن کا فائدہ اٹھاتے ہوئے معلوم کرنا چاہا کہ مسلمان کہاں تک ان کے ساتھ چلنے کو تیار ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ملہم من اللہ اور نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ مسلمانوں میں احتجاج کا ایک شور برپا ہوا تو انہوں نے جھٹ اپنے دعویٰ کی تاویل کر لی۔ فرمایا کہ نبی تو محمدؐ عربی کے بعد ممکن ہی نہیں، میں نے تو محض استعارے کے رنگ میں بات کی تھی، تمھی سخن شناس نہیں ہو۔

اسی زمانے میں انھوں نے بیعت کے ذریعے لوگوں کو ایک نئی جماعت یعنی قادیانی امت میں داخل کرنا شروع کر دیا۔ چندوں نے اس کی تنظیم کو پختہ تر بنا دیا، پھر سرکار انگریز کی حمایت حاصل کرنے کے لئے اسلامی اصول جہاد کو منسوخ قرار دے دیا، اور یوں حکومت کی لوازمات سے خصوصی بہرہ پایا۔ اس تمام مدت میں وہ اپنی قوت اور علماء کی مخالفت کا اندازہ لینے کیلئے نبوتؐ بروزی نبوت، ناطلی نبوت، محدثیت کے گول مول دعوے اور اپنے مخالفوں پر نزولِ قہر الہی کی پیشگوئیاں کرتے رہے کہ اصول شہادت کے مطابق ان میں

کچھ تو ضرور ہی پسِ مہل آئیں گی۔ مقصد یہ تھا کہ معلوم کیا جائے کہ مسلمان انھیں کس حد تک برداشت کر سکتے ہیں۔ اگر مخالفت خطرناک صورت اختیار کر لے تو تاویل سے لوگوں کے غضب کو ٹالا جائے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو پھر قدم آگے بڑھایا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ مسلمان علما نے عموماً اس نئی جماعت کی تکفیر کی، ان کی دلائل زاری کی اور ان کا تمسخر اڑایا۔ تاہم یہ نئی جماعت اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر مُصر رہی۔ وجہ ظاہر ہے: ان ملازمتوں، ٹھیکوں، وظیفوں اور دوسری رعایتوں میں سے جو انگریزی سرکار مسلمانوں کے لئے مخصوص کرتی، انھیں ہی اپنی خیر خواہی سرکار کی وجہ سے ایک بڑا حصہ ملتا۔ آج بھی جو آپ اس جماعت کے بہت سے افراد کو حکومت کے دیوانی اور عسکری محکموں میں سب سے اُوپر دیکھ رہے ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ کسی وقت انگریزی مہربانی سے انھیں ان محکموں میں تقدّم حاصل ہو چکا تھا۔

انیسویں صدی ختم ہوئی اور بیسویں کا آغاز ہوا تو مرزا صاحب مسلمانوں کے لیڈر بن جانے سے بائوس ہو چکے تھے۔ اس لیے اب انہوں نے اپنی جماعت کے سنگٹھن ہی کو زیادہ مضبوط کرنے میں مصلحت دیکھی۔ چنانچہ ظلی اور بزوری کی اصطلاحیں اور استعارے کی باتیں یک قلم موقوف ہوئیں اور حقیقی اور کامل نبوت کا اعلان کیا گیا۔ پھر ان کی یہ نبوت بغیر ایک نئی شرع کے بھی نہ رہی۔ چنانچہ نئی شرع میں جہاد حرام ہوا؛ جماعت باہر کے مسلمانوں کو اسلام باہر قرار دیا

گیا؛ ان کا اور ان کے معصوم بچوں تک کا جنازہ پڑھنا ناجائز ٹھہرا؛ ان کے ساتھ نماز پڑھنے اور رشتہ نانا کرنے کی مناسبت کی گئی، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن قادیانی منطق کی بواجبی دیکھئے کہ اس سب کچھ کے باوجود وہ ایک چودہ سو سال پرانی اور اپنے سے الگ کی گئی ستر کروڑ افراد کی جمعیت کا نام، یعنی اسلام، صرف اپنے لیے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس لیبیل سے وہ حکومت، معاشرے اور بیرونی سلطنتوں کی نظر میں اپنا عز و وقار قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جیسے عرض کیا گیا مرزا صاحب کے سالہا سال تک باہم متضاد دعوے نطلی بروزی اور حقیقی نبوت کے کئے۔ ان کی ان چالاک مغالطہ انگیزوں سے آج بھی بہت سے مسلمان انھیں اور قادیانی جماعت کو مسلمان ہی تصور کرتے ہیں۔ ہم اس مختصر کتابچے میں مرزا صاحب کے چند دعاوی انھی کے لفظوں میں پیش کر رہے ہیں تاکہ آپ انہیں پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ آیا وہ مسلمان تھے یا مسلمان آپ ان دعاوی کو ان کے سیاق و سباق کے تناظر میں دیکھیں گے تو آپ سمجھ جائیں گے کہ ان کا تناقص بے سبب نہیں۔ اپنی اور جبریت کی طاقت کے بدلتے ہوئے توازن کے ساتھ ساتھ ان میں اوج نہی آتی رہی ہے۔ لیکن اس کتابچے میں جو ایک نیا انکشاف کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن کریم میں لفظ تخریف بھی کی ہے اس سے آج تک مسلمان بے خبر رہے ہیں۔

عام مسلمانوں کے نزدیک ہمارا یہ دعویٰ اتنا تعجب انگیز ہوگا کہ وہ اسے

بلا ثبوت ماننے کو تیار نہ ہوں گے۔ چنانچہ اس کتابچے میں ہم نے مرزا صاحب کی ان تحریروں کے فوٹو سٹیٹ لٹچس شامل کئے ہیں جن میں انھوں نے قرآنی آیات لفظی تحریف کے ساتھ لکھی ہیں۔ تقابل کے لیے اسی آیت کے فوٹو سٹیٹ انجمن حمایت اسلام کے طبع کردہ مصحف سے لیے گئے ہیں تاکہ ناظرین خود دیکھ لیں کہ مرزا صاحب نے قرآنی آیات کی فی الواقعہ لفظی تحریف کی ہے۔ اب اہل ربوہ گھبراہٹ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ مرزا صاحب کی یہ تحریف بالمقصد نہ تھی بلکہ سہو کاتب سے پیدا ہوئی ہے، کیونکہ یہی آیات ان کے شائع کردہ مصحف میں بالکل صحیح چھپی ہیں۔ لیکن ان کا یہ عذر کچھ ایسا وقیع نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اول تو قادیانی مصحف مرزا صاحب کی کتابوں کے ہرنئے ایڈیشن کی بغور پڑتال کا ادعا رکھتے ہیں اور دوسرے ان کی "تبلیغ" کا بڑا ذریعہ تو مرزا صاحب کی تحریروں میں ان کے مطبوعہ مصحف کو کون پڑھتا ہے۔

بہر کیف آج جو مسئلہ ہمیں درپیش ہے وہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت کے افراد فوج کے اونچے عہدوں پر فائز ہیں اور خارج از امکان نہیں کہ وہ وطن عزیز کے مستقبل پر اس طرح اثر انداز ہوں کہ خوش اعتقاد اکثریت کو وہ ناگوار گذرہمارا یہ وطن ان کے لئے اس وقت مامن بنا ہوا ہے جب انھیں اپنے اصل مرکز یعنی قادیان سے نکال باہر کیا گیا تھا۔ غالباً وہ اس کے لیے اس کے ٹسکر گزار ہوں گے اور شاید یہی کہنا چاہیے کہ وہ اس کے وفادار بھی ہوں گے لیکن

عام طور پر سنا جاتا ہے کہ قادیانی تشخص اور مفاد ان کی وفاداری کا اولین مرکز ہے پھر کسی بشارتیں دنیا کی سیادت و قیادت کی بھی انھیں مل چکی ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ سیادت و قیادت ظلی، بروزی اور مجازی ہو لیکن "البحار قنطرة الحقیقت" نہیں معلوم پل کے اس سرے پر کھڑے ہوئے بشر کب پل کو عبور کرنے لگ جائیں۔ اس لئے ہم صرف اتنا ہی کہیں گے کہ پاکستان کے جمہور اور حکومت کو اس جماعت کی صحیح پوزیشن سے باخبر رہنا ضروری ہے۔ ضروری ہے کہ وہ جو ہیں دائرہ اسلام سے خارج جانتے ہیں اور عبادت اور معاشرت میں ہم سے سانچہ رکھنا پسند نہیں فرماتے سیاسی عمل میں بھی ہم سے الگ رہیں اور الگ پہچانے جائیں۔ اس مخالطہ انگیزی کو دور کرنا چاہیے کہ ہم اور وہ مقلدین اور غیر مقلدین کی طرح دو اسلامی فرقے ہیں۔ مرکز نہیں۔ وہ ایک نئے صاحب شریعت نبی کے متبع ہیں؛ وہ ہم سے ایک الگ اُمت ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ اس جماعت کے سول اور فوجی افسر اپنی ملی بھگت سے کوئی انقلاب برپا کر کے حکومت کا تختہ الٹ دیں گے اور اس پر خود قابض ہو جائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ فوج کے عام سپاہی کبھی بھی ان کے ساتھ شریک سازش نہیں ہو سکتے۔ لیکن محکمہ امور خارجہ جس میں ان کی اکثریت ہے، دست ملکوں کو ہم سے بظن کرا سکتے ہیں۔ وہ غیر ضروری جنگ کے مواقع بھی پیدا کرا سکتے ہیں اور پھر فوج کے جرنیل چاہیں کہ پاکستان کو ایسی شکست دلو

سکتے ہیں کہ ہمارا یہ آزاد ملک ایک پروٹیکٹوریٹ *PROTECTORATE* کی قسم بن کر رہ جائے اور شاید ہمارے عظیم مہم سائے کسی ایسی ہی حیثیت میں اسے دیکھنا پسند بھی کریں۔ ایسی کارکردگی کے لیے اس جماعت کو ان عظیم مہم سالیوں سے انعام بھی مل سکتا ہے جو کئی نوع کا ہو سکتا ہے۔

حاشا و کلا ہم یہ نہیں چاہتے کہ مرزائی جماعت کے ایوانوں، کوٹھیوں، موٹروں، عہدوں اور عزت و آبرو میں کوئی کمی آئے۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ چیزیں اپنے اصلی ناموں سے پکاری جائیں۔ جو امت قادیانی ہے وہ قادیانی کہلائے، ہم بدناموں کا نام وہ کیوں اپنے لیے پسند کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو ملک اسلام کے نام پر بنا ہے اسے کسی اور قالب میں نہ ڈھالا جائے اس کے لیے ضروری ہے کہ ہماری حکومت اور اسمبلیاں اور وٹو چیزوں کے اصلی ناموں سے واقف رہیں اور ناموں کی تبلیغ کی اجازت نہ دیں۔

محمد شفیع جوش میرپوری

یکم محرم الحرام ۱۳۹۳ھ

۲۶- ماہ جنوری ۱۹۷۴ء

تخریب قرآن

تحریفِ قرآن مجید

تحریف کا مفہوم

اصل الفاظ کو بدل کر کچھ اور لکھ دینا (لغات فیروزی)

تحریف کی اقسام

تحریفِ قرآن میں طرح سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱: تحریفِ لفظی: آیات قرآن مجید میں الفاظ کی کمی بیشی۔

۲: تحریفِ معنوی: ترجمہ قرآن مجید کرنے میں ارادہً اصل معنوں سے ہٹ کر

کوئی دوسرا مفہوم بیان کرنا۔

۳: تحریفِ منصبی: جو آیات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل

ہوئیں ان کو اپنے اوپر یا کسی اور پر منطبق کرنا: یا جو آیات مکہ مکرمہ یا

بیت اللہ شریف کی شان میں ہوں ان کو کسی اور جگہ پر چسپاں کرنا وغیرہ

قرآن مجید میں تحریف کرنے والوں کو ملعون، سنگدل، دُنیا میں رسوا، اور

آخرت میں عذابِ عظیم کا مستحق کہا گیا ہے۔ ایسے یہودی الفطرت لوگ کفر

صریح کے مرتکب ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی

لفظی معنوی منضبی

تخریف قرآن کے مرتکب ہوئے ہیں

قرآن مجید (مطبوعہ انجمن حمایت اسلام لاہور ۱۹۳۵ء) سے آیات
کے فوٹو سٹیٹ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی متعلقہ کتب کے قدیم و
جدید ایڈیشنوں کے صفحات کے فوٹو سٹیٹ دیئے جا رہے
ہیں تاکہ ناظرین بحشم خود تخریف قرآن کی مذموم جسارت کو دیکھ
سکیں

تحریف قرآن حکیم لفظی

(۱) اصل آیت قرآن

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا
تَمَنَّيَ الْفَقِي الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ سوره حج پاج ۷۰ - آیت ۵۲

تحریف شدہ آیت

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّيَ الْفَقِي الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ

(ازالہ اوہام ۶۲)

احفاد الوساوہ مقدمہ حقیقت اسم الحج ع روطی ۲۳۹
۳۳۰

مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن شریف کی آیت سے مِنْ قَبْلِكَ خارج کر
دیا ہے کیونکہ اگر مِنْ قَبْلِكَ یہاں رہتا تو مرزا صاحب کی نبوت کا ٹھکانا
نہ بنتا۔

اب کتابوں کے صفحات جن میں اس آیت مقدسہ کی تحریف کی گئی ہے ان
کے نوٹوں ملاحظہ فرمائیں۔

بجاء جاتا ہے اسی کی طرف اشہل شانہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنی العرش الشیطان فی امنیتہ الخ ایسا ہی انجیل میں بھی لکھا ہے کہ شیطان اپنی شکل نور فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آجاتا ہے دیکھو خط دوم قرنتیان باب آیت ۱۳۔ اور مجموعہ تورات میں سے سلطین اول باب بائیس آیت انیس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو تہی لے اس کی فتح کے بارہ میں پیشگوئی کی اور وہ چھوٹے بچے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا۔ نور فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر پانی سمجھ لیا تھا۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان ممکن ہے اور پہلی کتابیں توریت و انجیل اس دخل کی مستحق ہیں اور اسی بنا پر الہام ولایت و عامہ مومنین بجز موافقت و مطابقت قرآن کریم کے حجت بھی نہیں تو پھر ناظرین کے لئے غور کا مقام ہے کہ کیونکر اور کن علامات

روحانی خزائن (ازالہ اوہام) شائع کردہ الشریکۃ الاسلامیہ ربوہ ۱۹۵۸ء

حصہ دوم

۲۳۹

ازالہ اوہام

کہ یہ شخص ایسا ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ جس کافر کا
 نال کار کفر ہی ہو وہ جیسی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ غرض ان دونوں صاحبوں نے کہ خدا انہیں
 بہشت نصیب کرے اس عاجز کی نسبت بہنم اور کفر کا فتوے دے دیا اور بڑے زور
 سے اپنے الہامات کو شائع کر دیا۔ ہم اس جگہ ان صاحبوں کے الہامات کی نسبت کچھ
 زیادہ لکھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے کہ الہام رحمانی بھی ہوتا
 ہے اور شیطانی بھی۔ اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے
 استکشاف کے لئے بطور استخارہ یا استخبارہ وغیرہ کے توجہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت
 میں کہ جب اس کے دل میں تنازعہ ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی
 بڑا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل
 دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا
 ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالا
 جاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وَاَمَّا ارسلنا من
 رسول ولا ننبیٰ: اِنَّا نَعْنٰی اِنّٰی الشیطان فی امنیۃ الخ ایسا ہی انجیل میں بھی لکھا ہے
 کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آ جاتا ہے دیکھو
 خط دوم فرحتیاں باب آیت ۱۲۔ اور مجموعہ تورات میں سے سلاطین اہل باب ہائیس
 تا ایس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے
 لئے میں پیشگوئی کی اور وہ جموٹے ٹکے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان
 میں گیا اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری
 کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دعو کا لکھا کر رہا تھا۔ اب خیال
 ہوتے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی آرزو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان
 اور پہلی کتابیں تورات اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بنا پر

آئینہ کمالات اسلام مرزا غلام احمد - شائع کردہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۹۷۰ء
۳۳۰

مندرجہ نشان آسانی استخارہ کریں تو میں آپ کے لئے دعا کروں گا کیا خوب ہو کہ یہ استخارہ میرے رو
برو ہوتا میری نوجہ زیادہ ہو آپ پر کچھ مشکل نہیں لوگ معمولی اور نقلی طور پر پیچ کرنے کو بھی جانتے
ہیں مگر اس جگہ نقلی ج سے ٹواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ
سلسلہ آسانی ہے اور حکم ربانی۔

بچی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے وہ دلپیر ایک نور کا اثر ڈالتی ہے اور
سچ آہنی کی طرح منہ کھب جاتی ہے اور دل اسکو قبول کر لیتا ہے اور اسکی نورانیت اور ہمیت بال بال
پر طاری ہو جاتی ہے میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے رو برو میری ہدایت اور تعلیم کے موافق
اس کام میں مشغول ہوں تو میں آپ کے لئے بہت کوشش کروں گا کیونکہ میرا خیال آپکی نسبت بہت نیک
ہے اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو ضائع نہکے اور شداد سعادت میں ترقی دے اب میں نے
آپ کا وقت بہت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

آپ کا مکرر خط پڑھ کر ایک بات کہ زیادہ تفصیل کی محتاج معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ استخارہ
کیلئے ایسی دعا کی جائے کہ ہر ایک شخص کا استخارہ شیطان کے دخل سے محفوظ ہو جو زمین پر بات خدا تعالیٰ
کے قانون قدرت کے برخلاف نہ ہو کہ وہ شیاطین کو ان کے موافق مناسبے معطل کر دیکر اور بشارت قرآن کریم

میں فرمائیے وما ادرنا من رسول ولا نبی الا اذا منی القوا للشیطان فی امنیتہ
فینسمن اللہ ما یلقی الشیطان ثم ینکم اللہ آیاتہ واللہ علیم حکیم یعنی کئی ایسا رسول
اور نبی نہیں بھیجا کہ اسکی یہ حالت ہو کہ جب وہ کوئی تمنا کرے۔ یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہے تو شیطان
اسکی خواہش میں کہے نہ مانے یعنی جب کوئی رسول یا کوئی نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے تو
شیطان اس میں بھی دخل دیتا ہے جسے جی متلو جو شوکت اور ہیبت اور روشنی نام رکھتی ہے اس دخل کو اٹھا
دیتی ہے اور اشارہ الہی کو مصفا کر کے دکھلا دیتی ہے یہ ایسا تکیفوت اشارہ ہے کہ نبی کے دل میں جو
خیالات اٹھتے ہیں اور جو کہ خواہزائے نفس میں پیدا ہوتی ہیں درحقیقت وہ تمام وہی ہوتی ہیں جیسے کہ
قرآن کریم اس پر شاہد ہے۔ وما یطق من الہوی ان ہو الا وہی یعنی لیکن قرآن کریم کی وہی وہی
وہی سے جو مرفوع معانی منجانب اللہ ہوتی ہیں تیز کئی رکھتی ہے اور نبی کے اپنے تمام اقوال وہی غیر متلو میں
داخل ہوتے ہیں کیونکہ روح القدس کی برکت اور چمک پیغمبر نبی کے شامل حال رہتی ہے اور ہر ایک
بات اسکی برکت سے بھی ہوئی ہوتی ہے اور وہ برکت روح القدس اس میں بھی جاتی ہے لہذا ہر ایک

(۲) اصل آیت قرآن شریف

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

سورہ توبہ رکوع ۳ پارہ ۳ آیت ۴۱

مرزا جی کی تحریف کردہ آیت

ان یجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم (سورۃ توبہ رکوع ۶)

(ابو اسلام و عیسائیوں میں باہت
جنگ مقدس)

۱۹۳
۵-۱۸۹۳

مرزا صاحب نے اَنْ یجَہِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ اپنی طرف سے داخل کیا
اور وَجَہِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ کو خارج کر کے فی سَبِيلِ
اللہ کو آخر سے اٹھا کر درمیان میں رکھ دیا۔

یہاں مسلمانوں سے خطاب اور جہاد کا حکم تھا۔ مرزا صاحب نے مخاطب
سے صیغے حذف کر کے جہاد کے حکم کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

مرزا صاحب کے نزدیک جہاد حرام ہے۔ ملاحظہ ہو:-

”چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال“

اب ان کتابوں کے صفحات کے فوٹو ملاحظہ فرمائیں۔

جنگ مقدس، ناشر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تازہ اشاعت ۱۹۷۰ء

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ

۱۹۲

۵- جنوری ۱۹۹۲ء

ع۔ قرآن کی یہ تعلیم ہو کہ بہ بہتان مکاری کی پٹے اتار لیں میں نے ڈپٹی صاحب کے قول کو ایسا سمجھا ہے۔
غ۔ اگر یہی تعلیم ہو تو آیت قرآن شریف کی پیش کیجئے بلکہ جنہوں نے تلواروں سے قتل کیا وہ تلواروں سے بھی مارے گئے۔ جنہوں نے ناحق غریبوں کو لوٹا وہ لوٹے گئے جیسا کیا ویسا پایا بلکہ ان کے ساتھ بہت نرمی کا برتاؤ ہوا جس پر آج اعتراض کیا جاتا ہے کہ کیوں ایسا برتاؤ ہوا سب کو قتل کیا ہوتا۔
ع۔ قرآن نے جائز رکھا کہ خوفزدہ ایمان کا اظہار نہ کرے۔

غ۔ اگر قرآن کی یہی تعلیم ہو تو پھر اسی قرآن میں یہ حکم کیوں ہے۔ ان یجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم (سورۃ توبہ رکوع ۶) اور کانہم بنیان مرصوص ۲۸ اور یہ کہ ولا یخشون احدا الا اللہ ۱۱ اصل بات یہ ہے کہ ایمانداروں کے مراتب ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو منہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات ۲۲ یعنی بعض مسلمانوں کو ایسے ہیں جن پر نفسانی جذبات غالب ہیں اور بعض درمیانی حالت کے ہیں اور بعض وہ ہیں کہ انتہاء کمالات ایمانیہ تک پہنچ گئے ہیں پھر اگر اللہ تعالیٰ نے برعایت اس طبقہ مسلمانوں کے جو ضعیف اور بزدل اور ناقص الایمان ہیں یہ فرما دیا کہ کسی جان کے خطرہ کی حالت میں اگر وہ دل میں اپنے ایمان پر قائم رہیں اور زبان سے گو اس ایمان کا اقرار نہ کریں تو ایسے آدمی معذور سمجھے جاویں گے مگر ساتھ اسکے یہ بھی تو فرما دیا کہ وہ ایماندار بھی ہیں کہ بہادری سے دین کی راہ میں اپنی جانیں دیتے ہیں اور کسی کو نہیں ڈرتے اور پھر پولوس کا حال آپ پر پوشیدہ نہیں جو فرماتے ہیں کہ میں یہودیوں میں یہودی اور غیر قوموں میں غیر قوم ہوں اور حضرت پطرس صاحب نے بھی مخالفوں سے ڈر کر تین مرتبہ انکار کر دیا۔ بلکہ ایک دفعہ نقل کفر کفر نباشد۔ حضرت مسیح پر لعنت بھیجی اور اب بھی میں نے تحقیقاً سنا ہے کہ بعض انگریز اسلامی ملکوں میں بعض مصلحین کیلئے جا کر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں۔

ع۔ قرآن میں لکھا ہے کہ ذوالقرنین نے آفتاب کو طول میں غروب ہوتے پایا۔

غ۔ یہ صرف ذوالقرنین کے وجدان کا بیان ہے آپ بھی اگر جہاز میں سوار ہوں تو آپ کی بھی

دجنگ مقدس، روحانی قرآن ناشر الشریکة الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ۱۹۵۹ء

۵- جون ۱۸۹۳ء

۲۷۶

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ

ع۔ قرآن کی یہ تعلیم ہو کہ یہ بہتان مکاری کیڑے اتار لیں میں نے ڈپٹی صاحب کے قول سے ایسا سمجھا ہے۔
غ۔ اگر یہی تعلیم ہو تو آیت قرآن شریف کی پیش کیجئے بلکہ جنہوں نے تلواروں سے قتل کیا وہ تلواروں سے بھی مارے گئے۔ جنہوں نے ناحق غریبوں کو لوٹا وہ لوٹے گئے جیسا کیا ویسا پایا بلکہ انکے ساتھ بہت نرمی کا برتاؤ ہوا جس پر آج اعتراض کیا جاتا ہے کہ کیوں ایسا برتاؤ ہوا سب کو قتل کیا ہوتا؟
ع۔ قرآن نے جائز رکھا کہ خوفزدہ ایمان کا اظہار نہ کرے۔

غ۔ اگر قرآن کی یہی تعلیم ہو تو پھر اسی قرآن میں یہ حکم کیوں ہے۔ ان یجاہدوا فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم (سورۃ توبہ رکوع ۶) اور کانہم بنیان مرصوص ۲۸ اور یہ کہ ولا یخشون احدًا الا اللہ ۲۲ اصل بات یہ ہے کہ ایمانداروں کے مراتب ہوتے ہیں جیسا کہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے منہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات ۲۲ یعنی بعض مسلمانوں میں سے ایسے ہیں جن پر نفسانی جذبات غالب ہیں اور بعض درمیانی حالت کے ہیں اور بعض وہ ہیں کہ انتہا کمالات ایمانیہ تک پہنچ گئے ہیں پھر اگر اللہ تعالیٰ نے برعایت اس طبقہ مسلمانوں کے جو ضعیف اور بزدل اور ناقص الایمان ہیں یہ فرمادیا کہ کسی جان کے خطرہ کی حالت میں اگر وہ دل میں اپنے ایمان پر قائم رہیں اور زبان سے گو اس ایمان کا اقرار نہ کریں تو ایسے آدمی معذور سمجھے جاویں گے مگر ساتھ اسکے یہ بھی نو فرمادیا کہ وہ ایماندار بھی ہیں کہ مہادی سے دین کی راہ میں اپنی جانیں دیتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے اور پھر پولوس کا حال آپ پر پوشیدہ نہیں جو فرماتے ہیں کہ میں یہودیوں میں یہودی اور غیر قوموں میں غیر قوم ہوں اور حضرت پطرس صاحب نے بھی مخالفوں سے ڈر کر تین مرتبہ انکار کر دیا۔ بلکہ ایک دفعہ نقل کفر کفر نباشد۔ حضرت مسیح پر لعنت بھیجی اور اب بھی میں نے تحقیقاً سنا ہے کہ بعض انگریز اسلامی ملکوں میں بعض مصالح کیلئے جا کر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں؟

ع۔ قرآن میں لکھا ہے کہ ذوالقرنین نے آفتاب کو طول میں غروب ہوتے پایا۔

غ۔ یہ صوف ذوالقرنین کے وجدان کا بیان ہے آپ بھی اگر جہاز میں سوار ہوں تو آپ کو بھی

(۳) آیت قرآن حکیم

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

الرحمن بیچے

مرزا صاحب کی تحریف کردہ آیت۔

كُلُّ شَيْءٍ فَانٍ قَبْلَ وَجْهِ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

(ازالہ اوٹام ۱۳۶)

من علیہا غائب شئی زاید اور دو آیتوں کو ایک آیت تحریر کیا
اس صفحہ کے نوٹوں ملاحظہ ہوں جہاں اس آیت کی تحریف کی گئی ہے

پڑھنے والوں پر پوشیدہ نہیں ماسوا کے روحانی واعظوں کا ظاہر ہونا
 اور ان کے ساتھ فرشتوں کا آنا ایک روحانی قیامت کا نمونہ ہوتا ہے جس سے
 مردوں میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور جو قبروں کے اندر ہیں وہ باہر آجاتے
 ہیں اور نیک اور بد لوگ اپنی سزا جزا اپنا لیتے ہیں اگر سورۃ الزلزال کو قیامت
 کے آثار میں سے قرار دیا جائے تو اس میں بھی کچھ شک نہیں کیا وقت روحانی
 طور پر ایک قسم کی قیامت ہی ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے تائید یافتہ بندے
 قیامت کا ہی روپ بن کر آتے ہیں اور انہیں کا وجود قیامت کے نام سے
 مرسوم ہو سکتا ہے جھکے آنے سے روحانی مرتے زندہ ہونے شروع
 ہو جاتے ہیں اور نیز اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ جب ایسا زمانہ آجائے گا کہ تمام
 انسانی طاقتیں اپنے کمالات کو ظاہر کر دکھائیں گی اور جس حد تک بشری
 عقول اور افکار کا پرواز ممکن ہے اس حد تک وہ پہنچ جائیں گی اور جن
 مخفی حقیقتوں کو ابتدا سے ظاہر کرنا مقدر ہے وہ سب ظاہر ہو جائیں گی تب اس
 عالم کا دائرہ پورا ہو کر یک دفعہ اسکی صف پیٹ دی جائے گی۔

كُلُّ شَيْءٍ فَازٍ قَبِيضٌ وَجِهَ بَكَ وَالْجَلالُ الْاَكْرَمُ

(۴) اصل آیت قرآن مجید

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

الحجرتی آیت ۷۷

تحریف شدہ آیت

اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے انا آتیناک سبعاً من المثنی والقرآن العظیم

ابراہیم احمدیہ صفحہ ۲۵۵

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

کے م پر زبر ہے اور مرزا کی کتاب میں زیر ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ اشاریہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۵ میں اس آیت کو صیح لکھا گیا

دجلیا کہ نیچے کے فوٹو شیٹ سے ظاہر ہے اور اندر صفحہ ۲۵۵ متن میں پھر تحریف

کیساتھ لکھا گیا

کیونکہ الہامی غلطیوں کی درستی مرزائیوں کے بس کا روگ نہ ہوگا۔

نبی کی غلطیاں امتی کیونکر درست کر سکتے ہیں۔ بلکہ شاید وہ مرزا صاحب

کی کسی غلطی کو غلطی نہ مانتے ہوں اور انہیں معصوم قرار دیتے ہوں۔ ملاحظہ ہو

فوٹو اشاریہ۔

اشاریہ

ابراہیم احمدیہ

۳۴۶

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي (حجرتی ۷۷) ۳۳۸۴:۳۳۸۵

ایریدون ان یطہوا نور اللہ... المشرکون توبہ ۱۹۱:۳۳۱:۳۳۲

وَيَجْعَلُونَ لَكَ الْمَثَلَاتِ... يَشْكُونَ (عن ۱۱۹:۱۲۰) ۳۳۲۳:۳

۳۳۲۳:۳

تَاللَّهِ لَقَدْ آتَيْنَاكَ الْإِسْلَامَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مِّن قَبْلِكَ... يَسْمَعُونَ (نحل ۱۱۷) ۳۳۸۸:۳۳۸۹

هو الذی ارسل رسولاً بالہدی... کلہ رتوبہ ۱۹۱:۳۳۸:۳۳۹

روحانی قرآن دایئہ کمالات اسلام، ناشر الشریکۃ الاسلامیہ ربوہ

پہلی فصل

۵۵۸

براہین احمدیہ

قبول کر لیتے جو بیاعت تعلیم توحید کے تمام مُشرکین کو برا معلوم ہوتا تھا اور اُس کے قبول کرنے والے ہر وقت چاروں طرف سے معرضِ ہلاکت اور بلا میں تھے پس جس چیز نے اُن کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرا وہ یہی بات تھی جو انہوں نے آنحضرت کو محض اُمّی اور سرایا مویذ من اللہ پایا اور قرآن شریف کو بشری طاقتوں سے بالاتر دیکھا اور پہلی کتابوں میں اس آخری نبی کے آنے کے لئے خود بشارتیں پڑھتے تھے سو خدا نے اُن کے سینوں کو ایمان لانے کے لئے کھل دیا اور ایسے ایماندار نکلے جو خدا کی راہ میں اپنے خونوں کو بہایا اور جو لوگ جیساٹیوں اور یہودیوں اور عربوں میں سے نہایت درجہ کے جاہل اور شریر اور

علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین لکھا۔ کیونکہ امر مجازات مالک یوم الدین کے متعلق ہے۔ سو ایسا فقرہ جس میں طلب انعام اور عذاب سے بچنے کی درخواست ہے اسی کے نیچے رکھنا موزون ہے۔

جو تھا لطیفہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصد قرآن شریف پر مشتمل ہے گویا یہ سورۃ مقاصد قرآنیہ کا ایک ایجاز لطیف ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے اِنَّا اَتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم۔ یعنی ہم نے تجھے اے رسول سات آیتیں سورۃ فاتحہ کی عطا کی ہیں جو مجمل طور پر تمام مقاصد قرآنیہ پر مشتمل ہیں اور اُن کے مقابلہ پر قرآن عظیم بھی عطا فرمایا ہے جو مفصل طور پر مقاصد دینیہ کو ظاہر کرتا ہے اور اسی جہت سے اس سورۃ کا نام

بیتہ الحائکہ

ساتھ ہیں جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔ ہو کا ضمیر واحد بتاویل مافی السموات والارض ہے۔ اور ان کلمات کا حاصل مطلب تملقات اور برکات الہیہ ہیں جو حضرت خیر المرسل کی متابعت کی برکت سے ہر ایک کامل مومن کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور حقیقی طور پر مصداق ان سب عنایات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے سب طفیلی ہیں اور اس بات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک مدح و ثناء جو کسی مومن کے

بیتہ الحائکہ

وَاذْاَسْمَعُوْا مَا اَنْزَلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَنْزِيْلًا
تَفِيْضًا مِّنَ الذِّكْرِ وَمِمَّا كُنْتُمْ قَوْمًا مِّنَ الَّذِيْنَ يَخْتَلِفُوْنَ
رَبَّنَا اَمْثَلًا فَالْتَبَتْنَا مَعَ الشُّهَدَاءِ وَمَا كُنَّا لَكَ تَوَكُّلًا
بِاللّٰهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُدْبِرَ لَنَا
رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الضَّالِّیْنَ. سورة المائدہ الجود نمبر ۱۵
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰذَوْا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِ جِزْرِ اٰيَاتِنَا عَلَيْهِمْ
يَخْتَرُوْنَ لِذَلٰلَتِكُمْ سُبْحٰنَ الَّذِيْ يَخْتَرُوْنَ سُبْحٰنَ
رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَيَخْتَرُوْنَ
لِذَلٰلَتِكُمْ يَكْفُرُوْنَ وَيَزِيْدُوْنَ هُمْ خَشْيُوْعًا.

سورة الكف الجود نمبر ۱۵

کراچی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ
ایک کو چھپانے جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا ہمیں ملے ہو کون لوگوں میں کسے
جو جسے دین کی پھانسی کے گولوں میں کیل بہندہ لورڈ کے پتے کلام پر ایمان نہ لاریں
حالانکہ ہماری آرزو ہے کہ خدا ہم کو ان بندوں میں داخل
کرے جو نیکو کاریں۔

جو لوگ جیسا میں اور یودیوں میں سے صاحب علم ہیں جب اپنے قرآن پڑھا
جاتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے ٹھوسوں پر گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ ہمارا خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے ہمارے خداوند کا وعدہ پورا ہوا
تھا اور وہ ہوتے ہوئے منہ پر گر پڑتے ہیں اور خدا کا کلام ان میں فروغی اور
ماجزی کو بڑھاتا ہے۔

پس یہ تو ان لوگوں کا حال تھا جو جیسا میں اور یودیوں میں اہل علم اور صاحب انصاف تھے کہ جب وہ ایک طرف آنحضرت
کی حالت پر نظر ڈال کر دیکھتے تھے کہ معنی آتی ہیں کہ تربیت اور تعلیم کا ایک نقطہ ہی نہیں لیکن اور نہ کسی مذہب قوم میں بود و پاش رہی
اور نہ مجالس علیتہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور دوسری طرف وہ قرآن شریف میں صرف پہلی کتابوں کے قفسے نہیں بلکہ صد باب ایک

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱۔ چونکہ طیف یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ عمل طور پر تمام مقامہ قرآن شریف پر مشتمل ہے گویا یہ سورۃ تمامہ قرآن کا
ایک ایجاز طیف ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے اِنَّمَا اَنْتُمْ نَسْفَةٌ مِّنْ مَّوَدِّعَاتِ الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ اِنْ كُنَتْ
یعنی ہم نے تھے اسے رسول سات آیتیں سورۃ فاتحہ کی مطلقا ہی جو عمل طور پر تمام مقامہ قرآن پر مشتمل ہیں اور ان کے مقابلہ پر قرآن عظیم ہی مطلقا ہے
جو مفصل طور پر تمامہ قرآن کو ظاہر کرتا ہے اور اسی جہت سے اس سورۃ کا نام ام کتاب اور سورۃ الجاح ہے۔ ام کتاب اس جہت سے کہ جس
تمامہ قرآن اس سے استخراج ہوتے ہیں۔ اور سورۃ الجاح اس جہت سے کہ علوم قرآن کے جس انواع پر بصورت اجمالی مشتمل ہے۔ اسی جہت
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ جس نے سورۃ فاتحہ کو پڑھا گویا اس نے سارے قرآن کو پڑھا۔ غرض قرآن شریف اور احادیث

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲۔ یہ ہے اور وہ الامات یہ ہیں۔
۲۰۷ یورکت یا احممد وکان ما ہازک اللہ فیک حقا فیک۔ اے اللہ تو مبارک کی گویا ہے اور خدا نے جو تجھ میں برکت رکھی ہے وہ
تجھ پر رکھی ہے شانک عجیب و اجوک قریب۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا بدلہ نزدیک ہے اِنِّیْ رَاضٍ بِمَنْتَکَ۔
اِنِّیْ رَاضٍ بِکَ اِنِّیْ رَاضٍ بِالسَّمَاءِ مَطْفَکَ کَمَا هُوَ مَعِیْ۔ میں تجھ سے راضی ہوں۔ میں تجھے اپنی طرف اشارہ والا ہوں۔ زمین اور
آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔ تو کا نیر و اور بتاویل حقایق التصوف و الاثر رض۔ ہے اور ان کلمات کا حاصل مطلب
ان سب معنیات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے سب پیش ہیں۔ اور اس بات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک مدح و ثناء جو کسی
مومن کے اہمات میں کی جاتے وہ حقیقی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ہوتی ہے اور وہ مومن بقدر اپنی متابعت کے اس

(۵) اصل آیت قرآن شریف

الْمُرِيَعَلْمُوا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَأَن لَّهُ نَارٌ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَلِكَ
الْمُخْزِي الْعَظِيمُ

دسورہ نور پر رکوع ۸ - پارہ ۱۰ آیت نمبر ۶۳

قادیانی تحریف

(۵) قولہ تعالیٰ - المریعلمو انه من یحادد اللہ ورسولہ یدخلہ نارا اذالدا فیہا

ذک المخزی العظیم (الجزء من سورہ توبہ) (حقیقۃ الہی ۱۳۰)

مرزا صاحب نے یدخلہ ایسی طرف سے داخل کیا اور فآن لہ
وجہنم کو خارج کر دیا۔

اس کتاب کا صفحہ ملاحظہ ہو جہاں اس آیت کی تحریف کی گئی ہے

ترجمہ - جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور وہ کلام جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی حق ہے ایسے لوگوں کے خدا گناہ بخش دیگا اور ان کے دلوں کی اصلاح کریگا۔ اب دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکی وجہ سے کس قدر خدا تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ ان کے گناہ بخشتا ہے اور ان کے تزکیہ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے۔ پھر کیسا بد بخت وہ شخص ہے جو کتاب کے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور ضرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے۔ سعدی نے سچ کہا ہے:-

محال ست سعدی کہ راہ صفا تو اں رفت جو در پئے مصدقے
بر در ہنر آں شاہ سبے بہشت حرام ست بر غیر پوئے بہشت

(۱۵) قوله تعالى - المرء يعلموا انه من عباد الله ورسوله يدخله نارا اذ اذنا فيها

ذلك الخزي العظيم (الجزء من سورة توبه)

ترجمہ - کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ جو شخص خدا اور رسول کی مخالفت کرے خدا اس کو جہنم میں ڈالے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیگا یہ ایک بڑی رسوائی ہے۔

اب بتلاویں میاں عبدالحکیم ہاں کہ ان کی کیا رائے ہے کیا خدا کے اس حکم کو قبول کریں گے یا باوری سے ان آیتوں کے وعید کو اپنے سر پر لے لیں گے۔

(۱۶) قوله تعالى - واذا اخذ الله ميثاق النبيين لئلا اتيتكم من كتاب وحيكم ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرونه فيقال يا قوم اتعدوا اخذتم على ذبكم اضوف - قلنا اقرؤنا قال فاشهدوا واذ انما معكم من الشاهدين -

الجزء من ترجمہ - اور یاد کر کہ جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد کیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گی اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئیگا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کریگا تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی لہاد کرنی ہوگی اور کہا کہ تم نے اقرار کیا اور اس عہد پر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا
يُكْفِرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيمِ ﴿۱۰۰﴾

مرزا صاحب کی تحریف کردہ آیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكْفِرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
وَيَجْعَلْ لَكُمْ تَوَارِثًا مَشُونًا بِهِ

۱۰۰ اہل آیت قرآن

(دافع الوسوس ۱۷۷)

۱۰۰ اہل آیت قرآن

وَيَجْعَلْ لَكُمْ تَوَارِثًا مَشُونًا بِهِ مرزا صاحب نے داخل کیا اور وَيَغْفِرْ لَكُمْ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ خارج کیا۔

اب ان کتابوں کے صفحات کے فوٹو سٹیٹ ملاحظہ ہوں جہاں اس
آیت میں تحریف کی گئی ہے۔

ہو۔ جو علوم اور عقاید صحیحہ سے بیخبری اور ناراستی اور یہودہ باتوں میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ تو صریح مستقیوں کی صفت کے برخلاف ہے کیونکہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ۔ یعنی اے ایمان لائے والو اگر تم متقی ہوئے پرتابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کیلئے اتقائے صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دیگا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائیگا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قوی اور حواس میں آجائیگا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک شکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری

عالم ایک ہی ذات سے صادر ہیں اور اس ذات واحد لا شریک کا یہی تقاضا ہونا چاہیے کہ دونوں نظام ایک ہی شکل اور طرز پر واقع ہوں تا دونوں مل کر ایک ہی خالق اور صانع پر دلالت کریں کیونکہ توحید فی النظام توحید باری عز اسمہ کے مسئلہ کو مؤید ہے جو وہ یہ کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر کئی خالق ہوتے تو اس نظام میں اختلاف کثیر پایا جاتا۔ غرض یہ بات نہایت سیدھی اور صاف ہے کہ ملائکہ اللہ عالم کبیر کیلئے ایسے ہی ضروری ہیں جیسے قوی روحانیہ و حسیہ نشاء انسانہ کیلئے جو عالم صغیر ہے۔

اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ اگر ملائکہ فی الحقیقت موجود ہیں تو کیوں نظر نہیں

ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظام لحما۔ ثم انشأنا خلقا آخر فتبارك الله احسن الخالقين یعنی پہلے تو ہم نے انسان کو اس مٹی سے پیدا کیا۔ جو زمین کے تمام

مذہب انانیت اسلام ناشر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۹۷۰ء تازہ اشاعت

مقدمہ حقیقت اسلام

۱۵۵

حافظ الہادی

ہو جو علوم اور عقاید صحیحہ سے بیخبری اور ناراست اور بیہودہ باتوں میں مبتلا ہونا ہے
تو یہ تو مزج متقیوں کی صفت کے برخلاف ہے کیونکہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت
جمع نہیں ہو سکتی حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا
ہے یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ يجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم۔ و جعل
لکم نورا آتشیون بہ یعنی اے ایمان لانیوالو اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ
تعالیٰ کے لئے اتقار کی صفت میں قیام اور احکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے
غیروں میں فرق رکھ دیگا وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائیگا جس نور کے ساتھ تم اپنی
تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قوی اور حواس میں
آجائیگا تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک شکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہارے

عالم ایک ہی ذات سے صادر ہیں اور اس ذات واحد لا شریک کا یہی تقاضا ہونا
چاہیے کہ دونوں نظام ایک ہی شکل اور طرز پر واقع ہوں تا دونوں ملکر ایک ہی خالق
اور صلح پر ولالت کریں کیونکہ توحید فی النظام توحید باری عز اسمہ کے مسئلہ کو مؤید ہے
وجہ یہ کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر کئی خالق ہوتے تو اس نظام میں اختلاف کثیر پایا جاتا۔
غرض یہ بات نہایت سیدھی اور صاف ہے کہ ملایک اللہ عالم کبیر کے لئے ایسے ہی ضروری
ہیں جیسے توئی روحانیہ وحسیہ نثار انسانیہ کے لئے جو عالم صغیر ہے۔
اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ اگر ملایک فی الحقیقت موجود ہیں تو کیوں نظر نہیں

ث خلقنا النطفة طلقہ فخلقنا العلقہ مضغہ فخلقنا المضغہ عظاماً
فکسونا العظام لحماً۔ ثم انشاناہ خلقاً آخر فبارک اللہ احسن
المخالقین۔ یعنی پہلے تو ہم نے انسان کو اس مٹی سے پیدا کیا جو زمین کے تمام

۱۶، اصل آیت قرآن شریف

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا
نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۚ

مرزا جی کی تحریف کردہ آیت

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ إِلَّا إِذَا كُنْتُ
أَلْقَى الشَّيْطَانَ فِي أَمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكُمُ اللَّهُ آيَاتِهِ

(بِزَاهِقِ احْتِلَالِيَّةٍ ۲۲۸)

اشاریہ بزاهیق احتلیہ ۳۸

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ رَأَيْنَاهُ إِلَّا إِذْ يَقُولُ حَتَّىٰ يَبْطُحَ بِرِجْلَيْهِ ۚ وَكَانَ فِي الْأَبْصَارِ ۚ

ناظرین: دیکھئے اصل آیت میں رسول تک تحریر کی آگے اپنی
طرف سے ساری عبارت لگائی اور محدث کا لفظ جو سارے قرآن مجید میں
نہیں ہے داخل کر دیا۔ یہ سارا ڈھونگ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو محدث
و علم من اللہ ثابت کرنے کے لیے رچایا۔

خط کشیدہ سطر کے اُد پر غور سے مطالعہ کریں جہاں اس آیت کو سورہ انبیاء

۲۱: ۲۵ آیت دکھایا گیا ہے اور جلد نمبر ۴ ۵۴۸ ج ۲ میں نقل کیا ہے جس میں

لفظ محدث موجود ہے۔ اگلے صفحہ پر ۵۴۸ ج ۲ کے صفحہ کا نوٹو ملاحظہ ہو۔

اشاریہ

براہین اہدیہ

وانا اعلم ان نريك ما بعد هم لقد اردن رهم مؤمنون (۲۲: ۱۹۵)
 ۳۲۳: ۳
 الله تور الشفوت والارض من سورہ کمشکوۃ (نورہ ۲۳: ۲۵)
 ۳۱۴: ۳
 الغيبثت للخبثين ... مطہرين (نورہ ۲۳: ۲۲)
 قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم (نورہ ۲۳: ۳۱)
 واشد خلق كل دابة. قدير نور (نورہ ۲۳: ۳۱)
 وعد الله الذين امنوا. شيئا نورا (نورہ ۲۳: ۲۲)
 خلق كل شئ تقدره تقدير فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)
 اعان عليه قوم اخرون فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)
 اور حسب ان اكثرهم ... اضل سبيلا فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)
 العتلى ريك كيعمد الظل ... نشور فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ۵۲۲: ۳
 وهو الذي ارسل الرياح ... كثير فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ۵۲۱: ۳
 ولو شئنا لبعثنا في كل قرية ... فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ۵۲۲: ۳
 وهو الذي خلق من الماء ... قدير فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)
 وهو الذي جعل الليل والنهار ... شكور فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ۵۲۲: ۳ (۲۲)
 واذا قيل لهم اسجدوا للرحمن ... سلفا فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ۳۲۴: ۳ (۲۲)
 فل ما يبغوا بك ربى ... لزاما فرقان (نورہ ۲۳: ۲۲)

اناجمنا ما على الارض ... عملا ركعت (نورہ ۲۳: ۲۲)
 فوجد عيدا من عيادنا آتيناه رحمة من عندنا ... علما
 ركعت (نورہ ۲۳: ۲۲)
 علمناه من لدنا علما ركعت (نورہ ۲۳: ۲۲)
 فل لو كان البحر مرقدا ... مردا ركعت (نورہ ۲۳: ۲۲)
 فمن كان يرجو لقاء ... احد ركعت (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ما كان منه ان يتخذ من دند ... فيكون مريم (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ۳۲۲: ۳
 ان كل من في السموات ... عيدا مريم (نورہ ۲۳: ۲۲)
 قل رب زدني علما طه (نورہ ۲۳: ۲۲)
 واسترو التجوى ... الاولون رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 لو كان قبها الله الا الله لقد تار انبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 وما ارسلنا من قبلك من رسول رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 وهم من خشية متفقون رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ومن يغفل منهم الى الله ... الظلمين رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 خلق الانسان ... تستعجلون رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 سا ريكرا ياتي فلا تستعجلون رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 قل من يكلمكم باليل ... من الرحمن رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ولقد استناب في الزبور ... الصلحون رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 وما ارسلناك الا رحمة للظلمين (انبياء ۲۱: ۲۱)
 ان الذين امنوا والذين هادوا ... العدل رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)
 ۳۲۳: ۳ (۱۸)
 فاجتنبوا الرجس ... الزور رانبياء (نورہ ۲۳: ۲۲)

شائع کردہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور ۱۹۷۰ء تازہ ترین ایڈیشن

۲۲۸

پراہین احمدیہ

حصہ چہارم باب اول

نشان ہے کہ جیسے ہدایت کے بعد ضلالت اور ضلالت کا زمانہ آجاتا ہے ایسی ہی خدا کی طرف سے ہر نبی کے بعد ہدایت کا زمانہ آتا ہے اور پھر فریاد
 کہ خدا وہ ذات قادر مطلق ہے جس نے بشر کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا پھر اسکے لئے نسل اور نسل سے متفرک کر دیا اسی طرح وہ انسان کی روحانی پیدائش پر بھی تسلط
 تھا یعنی اسکا قانون قدرت روحانی پیدائش میں بعینہ جسمانی پیدائش کی طرح ہے کہ اول وہ ضلالت کی وقت میں کہ جو عدم کا حکم رکھتا ہے
 کسی انسان کو روحانی طور پر اپنے ہاتھ سے پیدا کرتا ہے اور پھر اس کے متبعین کو کہ جو اس کی ذریت کا حکم رکھتے ہیں برکت
 متابعت اس کی کے روحانی زندگی عطا فرماتا ہے سو تمام نرسل روحانی آدم ہیں اور ان کی امت کے نیک لوگ ان کی روحانی
 نیل میں اور روحانی اور جسمانی سلسلہ بالکل آپس میں تطابقی رکھتا ہے اور خدا کے ظاہری اور باطنی قوانین میں کسی نوع کا اختلاف
 نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ کیا تو خدا کی طرف دیکھتا نہیں کہ وہ کیوں کر سایہ کو بیا کھینچتا ہے یہاں تک کہ تمام زمین پر تاریکی ہی دکھائی دیتی ہے اور
 اگر وہ چاہتا تو ہمیشہ تاریکی رکھتا اور کبھی روشنی نہ ہوتی لیکن ہم آفتاب کو اس نے نکالتے ہیں کہ اس بات پر دلیل قائم ہو کہ اس
 سے پہلے تاریکی تھی یعنی باذریعہ روشنی کے تاریکی کا وجود شناخت کیا جاتا ہے کیونکہ ضد کے ذریعہ سے ضد کا پہچانا بہت آسان
 ہو جاتا ہے اور روشنی کا قدر و منزلت اسی پر رکھتا ہے کہ جو تاریکی کے وجود پر علم رکھتا ہو۔ اور پھر فرمایا کہ ہم تاریکی کو روشنی کے ذریعہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱۔ ہونے میں کہ شک ہے تو تم اس کے کسی سورہ کی مانند کوئی کلام بنا کر دکھاؤ اور اگر تم بنا سکو اور یاد رکھو کہ
 ہرگز بنا نہ سکو گے سو اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار ہے۔ جس کا انداز من کافر آدمی اور ان کے بت میں جو نار جہنم کو اپنے گنہوں
 اور شرارتوں سے فروخت کر رہے ہیں یہ قول فیصل ہے کہ جو خدا نے تعالے نے منکرین اعجاز قرآنی کے مزم کرنے کے لیے آپ فرمایا ہے
 اب اگر کوئی مزم اور لاجواب رہ کر پھر بھی قرآن شریف کی بلاغت بے مثل سے منکر رہے اور یہ سو وہ کوئی اور شرارت خالی سے باز نہ آوے تو
 ایسے میاں عقاب انظر کا اس دنیا میں علاج نہیں ہو سکتا اس کے لیے وہی علاج ہے جس کا خدا نے اپنے قول فیصل میں مدد فرمایا ہے۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۲۔ یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ امت محمدیہ کے کال متبعین
 ان لوگوں کی نسبت بوجہ اولیٰ علم و محدث ہونی چاہیے کیونکہ وہ حسب تصریح قرآن شریف خیر الامم ہیں۔ آپ لوگ کیوں قرآن شریف
 میں نور نہیں کرتے اور کیوں سوچنے کے وقت غلطی کھا جاتے ہیں کیا آپ صاحبوں کو خبر نہیں کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اس امت کے لیے بشارت دے چکے ہیں کہ اس امت میں بھی پسلی امتوں کی طرح محدث پیدا ہوں گے اور محدث وضع وال وہ لوگ ہیں
 جن سے مکالمات و مخاطبات الیہ ہوتے ہیں۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ ان عباس کی قرأت میں آیا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ
 رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُنَادٍ إِلَّا إِذَا كُنْتُمْ فِي أَرْضٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِيهَا مِنْ سَمَوَاتِنَا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
 یحکمہ اللہ آیاتہ۔ پس اس آیت کے رُوسے بھی جس کو بخاری نے بھی لکھا ہے محدث کا نام یعنی اور قطعی ثابت ہوتا ہے جس میں دخل
 شیطان کا قائم نہیں رہ سکتا۔ اور خود ظاہر ہے کہ اگر خضر اور موسیٰ کی والدہ کا امام صرف شکوک اور شبہات کا ذخیرہ تھا اور قطعی اور
 یقینی نہ تھا تو ان کو کب جائز تھا کہ وہ کسی بے گناہ کی جان کو خطرہ میں ڈالتے یا ہلاکت تک پہنچاتے۔ یا کوئی دوسرا ایسا کام کرتے جو شرعاً حلال نہیں
 ہے۔ آخر یقینی علم ہی تھا جس کے باعث سے وہ کام کرنا ان پر فرض ہو گیا تھا۔ اور وہ امور ان کے لیے روا ہو گئے کہ جو دوسروں کے لیے ہرگز
 روا نہیں۔ پھر اس اس کے ذرا انصافاً سوچنا چاہیے کہ کوئی امر مشہور و معروف ہو کہ جو پاپہ صدقات پہنچ چکا ہو اور تجارت میرے رُوسے راست
 راست ثابت ہوتا جو صرف غلط خیالات سے متزلزل نہیں ہو سکتا وَاللَّهُ لَا يُغْنِي عَنْكَ غِنَاكَ وَاللَّهُ يَذْهَبُ عَنْكَ الْغِنَىٰ۔ سو اس عاجز کے انانات

شائع کردہ روحانی قرآن کے نام سے الشریکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ رولہ ۱۹۵۷ء

۱- باب

۶۳۳

پہلی احادیث

اسی طرح وہ انسان کی روحانی پیدائش پر بھی قادر تھا یعنی اس کا قانون قدرت روحانی پیدائش میں بعینہ جسمانی پیدائش کی طرح ہے کہ اول وہ ضلالت کے وقت میں کہ جو عدم کا حکم رکھتا ہے کسی انسان کو روحانی طور پر اپنے ہاتھ سے پیدا کرتا ہے اور پھر اس کے متبعین کو کہ جو اس کی ذریت کا حکم رکھتے ہیں بہ برکت متابعت اس کی کے روحانی زندگی عطا فرماتا ہے سو تمام مُرسَل روحانی آدم ہیں اور ان کی اُمت کے نیک لوگ ان کی روحانی نسلیں ہیں اور روحانی اور جسمانی سلسلہ بالکل آپس میں تطابق رکھتا ہے اور خدا کے ظاہری اور باطنی قوانین میں کسی نوع کا

اعجاز قرآنی کے طرز کرنے کے لئے آپ فرما دیا ہے۔ اب اگر کوئی طرز اور لاجواب رہ کر پھر بھی قرآن شریف کی بلاغت بے مثل سے منکر رہے اور یہودہ گوئی اور شراذخانی

تو اب سوچنا چاہیے کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اُمت محمدیہ کے کامل متبعین ان لوگوں کی نسبت بوجہ اولیٰ طہم و محدث ہونی چاہیے کیونکہ وہ حسب تصریح قرآن شریف خیر الامم ہیں۔ آپ لوگ کیوں قرآن شریف میں غور نہیں کرتے اور کیوں سوچنے کے وقت قلعی کھا جاتے ہیں کیا آپ صاحبوں کو خبر نہیں کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس اُمت کے لئے بشادت دے چکے ہیں کہ اس اُمت میں بھی پہلی اُمتوں کی طرح محدث پیدا ہونگے اور محدث بفتح دال وہ لوگ ہیں جن سے مکالمات و مخاطبات الہیہ ہوتے ہیں۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ ابن عباس کی قرات میں آیا ہے وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمثی القی الشیطان فی امنیته فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ۔ پس اس آیت کے رو سے بھی جس کو بخاری نے بھی لکھا ہے محدث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے۔ جس میں دخل شیطان کا قائم نہیں رہ سکتا۔ اور خود ظاہر ہے کہ اگر حضرت اور موسیٰ کی

پہلی احادیث

بقیہ حاشیہ درحاشیہ

معنوی تحریف

مرزائیوں نے قرآن مجید میں معنوی تحریف کی مذموم جسارت بھی کی ہے
مرزا بشیر الدین محمود نے قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر کیا ہے جس میں ارادۃ معنوی تحریف
کی ہے:-

مرزائی غلط ترجمہ

مرزائی ترجمہ کے مطابق سورہ فاتحہ کی
آخری آیت کے نص غیر المغضوب
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کا ترجمہ یوں کیا گیا تھا
جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل
ہوا ہے اور نہ وہ بعد میں گمراہ ہو گئے ہیں
سورہ بقرہ کی آیت ۵

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ
هُمْ لِيُوقِنُوا كَمَا تَرَجَّمَهُ يَهُودُ
اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے
پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے
ہیں اور آئندہ ہونیوالی موعود باتوں

بھی یقین رکھتے ہیں

صحیح ترجمہ

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
نہ (دکھا) راستہ ان لوگوں کا جن
پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں
کا جو گمراہ ہو گئے۔

مثال ۲

سورہ بقرہ کی آیت ۵

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ
إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَبِالْآخِرَةِ هُمْ لِيُوقِنُوا
اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں آپ پر جو نازل
ہوا اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا اور
آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

اسی طرح تمام قرآن معنوی تحریف سے بھرا پڑا ہے۔

تخریف منضبی

مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ آیات جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں نازل فرمائیں۔ ان کو اپنے اوپر منطبق کیا ہے۔

لَیْسَیْنَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (حقیقۃ الوحی ص ۸۳) لَیْسَیْنَ اور رحمة اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان خصوصاً ہے جس کو مرزا صاحب نے بناوٹی الہام کے ذریعے اپنے اوپر منطبق کر لیا۔ اور یہ الہامی عبارت کہ قادیان کا نام قرآن میں ہے۔ انا انزلناك قریباً من القادیاں..... فی الحقیقت قرآن شریف کے دس صفحہ شاید قریب نصف کے موقع پر بھی یہ الہامی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ (دالہ اولام ص ۷)

اس طرح بے شمار الہامات جن کے ذریعے مرزا صاحب نے اپنی ذات، اپنے گاؤں، اپنے خاندان کی شان بیان کرنے میں وحی چوری کی ہے سب تخریف منضبی ہے۔ اس طرح قرآنی آیات سے ملتے جلتے مشابہ الفاظ اور قرآنی الفاظ میں لپٹے ہوئے الہامات بھی تخریف قرآن ہیں۔

پہلے ہم مضمون چور، شعر چور، سنا کرتے تھے وحی چور کبھی سننے میں نہ آیا تھا شاعروں، مصنفوں کے حقوق کی نگہداشت کیلئے قانون موجود ہے۔ کاش کہ قرآن کے تحفظ کا قانون بھی ہوتا جسکے تحت ان وحی چوروں کو دنیا میں لگام دی جاتی۔

کلمہ طیبہ اور درود شریف میں تحریف

مسلمانوں کا کلمہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
احمد (مرزا غلام احمد) اللہ کے رسول ہیں۔

نوٹ:- مجھ حذف کر کے احمد لگا دیا ہے۔ مرزا ناصر احمد کے دورہ افریقہ پر تصویری کتاب (AFRIKA SPEAKS) پڑا احمدیہ سنٹرل ماسک "ٹائیجریا" کا فوٹو موجود ہے۔ وہاں پر یہ کلمہ لکھا ہوا ہے۔

قادیانی امت کا درود

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَاحِدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَأَهْلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَاحِدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَأَهْلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

مسلمانوں کا درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَأَهْلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَأَهْلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

ضیاء الاسلام پر پیش قادیان کے مطبوعہ رسالہ درود شریف ص ۲۳ پر یہ درود شریف لکھا
ہوا ہے خط کشیدہ الفاظ میں احمد مرزا غلام احمد کا اضافہ کیا گیا۔ اسلام کو مسخ کرنے کا
پر وگرام اور آل ابراہیم وال محمد کا مقابلہ مرزا غلام احمد کی آل کا مقام؟ ملاحظہ ہو

غور کیجئے

لفظی تحریف قرآن کی مثالیں جو آپ نے ملاحظہ فرمائیں ان تمام کتب کے مصنف مرزا غلام احمد صاحب ہیں جنہیں "نبی اور رسول" ہونے کا دعویٰ ہے اور یہ کتابیں ان کے اپنے دور میں طبع ہوئیں۔ انہوں نے انکا مطالعہ کیا اور فروخت کیں۔ اس کے بعد مرزا بشیر الدین کے دور میں طبع ہوئیں اور ۱۹۵۲ء، ۱۹۵۶ء، ۱۹۵۸ء، ۱۹۵۹ء، ۱۹۶۰ء میں ان کتابوں کے ایڈیشن چھپے۔ آخری ایڈیشن جو آفسٹ پرنٹنگ ۱۹۶۰ء میں طبع ہوا۔ مگر آیات جن کی توں غلط چھپ رہی ہیں۔ کیا نہایت احتیاط اور ایمانداری سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہ ہوگا کہ قادیانی اُمت نے اپنے نبی کی تحریف کو قرآن حکیم کی دستی تسلیم کر لیا ہے ورنہ کون سی چیز انہیں غلط آیات کی دستی سے مانع تھی؟

قادیانی مرزا صاحب کا سہو کہہ کر بڑے چھڑا لیتے ہیں کیا ایسا نبوت کا دعویدار جو سہو کا مرتکب ہو ساقط الاعتبار نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ دعویٰ نبوت بھی سہو اس مراق کا نتیجہ ہو جس کے وہ مریض تھے۔ فاعتبرو یا الیٰ آلا بصائر۔ اور یہ ناشرین اور کاتب کا بھی ہرگز سہو نہیں ہے کیونکہ جلال الدین شمس صاحب کا یہ نوٹ شاہد ہے :-

جس میں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ مرزا صاحب کے آیات قرآن میں کچھ سہو غلطیاں ہوئی ہیں اور ہم نے ان کو درست کر دیا ہے۔

حالانکہ اسی ایڈیشن میں تمام آیات اسی تحریف کے ساتھ غلط و سچ کی گئی ہیں جس طرح مرزا صاحب نے غلط لکھیں جس ایڈیشن کے شروع میں یہ نوٹ دیا ہے اس لیے معلوم ہوا کہ اس خانہ ساز نبوت کو سہارا دینے کے لئے عمداً تحریف کی جا رہی ہے اور یہ اعلان محض دھوکہ ہے۔

(اُس نوٹ کا عکس ملاحظہ ہو)

کتابت کی غلطیوں کے متعلق گزارش

ہمارے ملک میں موجودہ طریق کتابت و طباعت کی وجہ سے اتہائی کوشش اور توجہ کے باوجود ہر کتاب میں بعض غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ اس سے کہ کتابیں بھی مستثنیٰ نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شائع ہوئی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب انجام آتم میں فرماتے ہیں :-

” میری کتابوں میں بھی سہو کاتب اور بغیر ارادہ لغزشی قلم کی بعض غلطیاں پائی جاتی ہیں “

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں کتابت کی غلطیوں یا سہو و نسیان کی غلطیوں کا پایا جانا قابل تعجب نہیں ہے۔ لیکن ہم نے یہ اصول اختیار کیا ہے کہ جس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے اور حضورؐ کی عرواق میں پہنچنے والی کتاب چھپ گئی اُسے بعد میں محض اپنے قیاس سے بدلنا ہرگز درست نہیں کیونکہ اس سے آہستہ آہستہ تحریف کا دروازہ کھل سکتا ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔ پس ہم نے کتابت کی غلطیوں کو بھی نظر انداز کر کے نقل مطابق اصل کا اصول اختیار کیا ہے۔ البتہ اگر کس جگہ قرآن شریف کی کوئی آیت یا حدیث نبویؐ کا کوئی حصہ کاتب کی غلطی سے یا سہو غلط چھپ گیا ہے تو اسے درست کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی تصحیح کے لئے ہمارے پاس یقینی اور قطعی ذریعہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی ایسا کرنا جائز سمجھا گیا ہے۔

ہم نے اس طبع کو طبع بار اول کے مطابق رکھنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن پھر بھی اگر اس طبع میں طبع بار اول سے کسی لفظ میں اختلاف پایا جائے تو طبع اول کے لفظ کو درست سمجھا جائے۔ کتاب کے شروع میں مضامین پر لکھی گئی ہیں اور کس بھی لگادیا گیا ہے جو ایک رنگ میں برابری اور میں شروع شدہ مضامین کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو لوگوں کے لئے نافع اور باعث ہدایت بنائے۔ آمین +

خاکسترا

جلال الدین شمس

میدنگ از کراہہ شرکت الاسلامیہ

۴ دسمبر ۱۹۵۵ء

وماعلینا الا بلاغ

تحریر قرآن کے ظلمِ عظیم کی صدا سے بذریعہ خطوط حقیر نے صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، وزیر حج و اوقاف پاکستان، گورنر پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب، سپیکر قومی اسمبلی، سپیکر صوبائی اسمبلی کو مطلع کیا۔ کسی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ گویا کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔

البتہ وزیر حج و اوقاف مولانا کوثر نیازی صاحب کی جانب سے جو جواب موصول ہوا اس کے عکس کو ملاحظہ فرمائیں۔

انہوں نے میرے نیک جذبات کا شکریہ ادا کیا ہے، یعنی تحریر قرآن مجید کے انکشاف پر میری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔



مولانا کوثر نیازی وزیر حج و اوقاف پاکستان کی طرف سے تحریف قرآنی
کی اطلاع پر جوابی خط۔



7(4)/M-IAH/73

MINISTER FOR
INFORMATION AND BROADCASTING
(ADAF AND HA)

پاک سولر سٹریٹ نمبر ۲ چکلاہ

تاریخ ۸ اکتوبر ۱۹۷۳ ع

محترم محمد شفیع صاحب

السلام علیکم -

آپکا خط بنام مولانا کوثر نیازی وزیر اطلاعات و نشریات
اوقاف و حج موصول ہوا۔

وزیر موصوف آپکی نیک جذبات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

والسلام
محمد شفیع
(سید نفیس)

مولانا محمد شفیع صاحب
خطیب جامع مسجد، اینف بلاک، ماڈل ٹاؤن
لاہور۔

پریس کانفرنس

قادیانی امت کے اس رازِ سرِ بستہ کے منکشف ہونے پر ربوہ میں کھرام
بپا تھا۔ تاویل، بہانے، جیلے سوچے جا رہے تھے کہ فقیر کی تصنیف، قادیانی
امت اور پاکستان "منصہ شہود پر اچکی تھی" اور مزائے قادیان کی تحریف ان
کا مفلنٹ پاکستان میں گونج رہا تھا۔ قادیانی امت کے حربے، خوف،
لاٹج اور گھناؤنی سازش سے بچے بچے کو خبردار کرنے کے لیے فقیر نے ایک
پڑھ بھوم پریس کانفرنس بلائی لیکن قرآن کے نام پر حاصل کئے گئے ملک
پاکستان میں قرآن کے نقب زنوں کو قومی پریس بے نقاب کرنے سے
قاصر رہا اور سوائے چند اخباروں کے یہ خبر نہ چھپ سکی۔ اس سے اس
حال کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے جو قادیانی امت نے پھیلا یا ہوا ہے
ان حق گو اخباروں کے تراستوں کا عکس ملاحظہ فرمائیں جنہوں نے ہر قسم
کے پیش آنے والے مصائب سے بے پرواہ یہ خبر نشر کر دی۔

کارروائی

۲۶ ستمبر کو فقیر نے پریس کانفرنس بلائی۔ ۲۷ کو خبر نشر ہوئی۔ ۲۹ ستمبر کو صوبائی اسمبلی میں مجاہد ملت جناب حاجی سیف اللہ نے تحریک التواپیش کی اور ایوان کی توجہ تحریف قرآن کی طرف مبذول کر ائی جس پر اُس وقت کے وزیر اعلیٰ ملک معراج خاں نے ایوان کو یقین دلایا کہ محکمہ اوقاف اس بات کی تحقیق کر رہا ہے۔ اگر ان کتب میں تحریف ثابت ہوگئی تو نہ صرف ان کتب کو ضبط کیا جائے گا بلکہ ناشرین کو عبرتناک سزا دی جائے گی۔ محکمہ اوقاف کی رپورٹ ابھی تک عوام کے سامنے نہیں لائی گئی۔ حکومت کو چاہیے کہ محکمہ اوقاف کی رپورٹ سے عوام کو مطلع کریں۔ اور اُس رپورٹ پر کارروائی کریں۔ اگر یہی سکوت رہا تو مسلمان قرآن میں تحریف کرنے والوں کا خود محاسبہ کریں گے۔ لیکن امید ہے کہ حکومت مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے گی اور معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر مناسب کارروائی کرے گی۔

پنجاب اسمبلی میں تحریف قرآن کی صداے بازگشت کی خبر کا عکس ملاحظہ
 ہوتا کہ حکومت کا کیا ہوا وعدہ آپ کے پیش نظر ہے۔



نمبر ۱۰۰۰، تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۹۳ء، ص ۱۳، س ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

قرآن پاک کی تحریف کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی

عکس واقف تحریف کے بارے میں شکایات کا جائزہ لے رہا ہے
 پنجاب اسمبلی میں وزیر اعلیٰ ملک معراج حسالد کی یقین دہانی

پنجاب اسمبلی میں وزیر اعلیٰ ملک معراج حسالد کی یقین دہانی
 کے بارے میں شکایات کا جائزہ لے رہا ہے۔

پنجاب اسمبلی میں وزیر اعلیٰ ملک معراج حسالد کی یقین دہانی
 کے بارے میں شکایات کا جائزہ لے رہا ہے۔

پنجاب اسمبلی میں وزیر اعلیٰ ملک معراج حسالد کی یقین دہانی
 کے بارے میں شکایات کا جائزہ لے رہا ہے۔

تسلیم کے سوا چارہ نہ رہا

اس ٹھوس حقیقت کا انکشاف اور تحریف قرآن کی سازش کا بے نقاب ہونا تھا کہ قادیانی اُمت تلملا اٹھی۔ اچانک ایک مناظر عالم حافظ محمد یوسف صاحب کو چوہدری محمد عظیم باجوہ کے ہمراہ فقیر سے بحث کے لیے رتوہ سٹے بھیجا گیا وہ تیس عدد کتب اپنے ہمراہ لائے اور چیلنج کیا کہ ثابت کرو کہاں تحریف ہوئی ہے؟ اگرچہ یہ حملہ ناگہانی مجھے مرعوب و لاجواب کرنے کیلئے تھا۔ مگر فقیر نے تحمل سے ہانوں کو بٹھایا اور سوچا کہ اگر اس وقت ان کو جواب نہ دیا گیا تو یہ شور کریں گے کہ مولوی شفیع بھاگ گیا۔ میں نے حافظ محمد یوسف صاحب سے پوچھا تحریف قرآن کی کیا تعریف ہے۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ آیات قرآن سے الفاظ کا کم و بیش کرنا تو میں نے ان کی لائی ہوئی کتابوں سے جو الشریکۃ الاسلامیۃ لمیٹڈ رتوہ میں زیر نگرانی جلال الدین شمس طبع شدہ تھیں اور جنہیں وہ مستند سمجھتے تھے ان کتابوں سے لفظی تحریف انہیں قرآن شریف سے نکال کر دکھادی اور ان سے تحریر لے لی جس میں انہوں نے تسلیم کیا کہ مرزا صاحب نے تحریف کی ہے۔

اس تحریر کی نقل جس پر باجوہ صاحب کے اور گواہ کے دستخط ہیں عکس ملاحظہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مولوی محمد شفیع نے دعویٰ کیا کہ مرزا صاحب کی کتب میں کچھ آیات قرآن کم سے
تعمیر و تبدل کر کے نقل کی گئی ہیں۔ اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے مولوی صاحب نے مرزا صاحب
کی کتب مطبوعہ ہونے اور انجمن احادیثہ اقامت اسلام لاہور میں کن۔

(۱۵۱/۱۹۵۳ء)

پریز ۸ بجے چوہدری حافظ محمد یوسف صاحب اور محمد عظیم ہاجوہ ۲۰ کتب۔

مرزا صاحب مطبوعہ شرکت اسلام لہور ہونے لائے۔ ہاجوہ صاحب نے جلال الدین عسکری کا
انتہاس انبراہیم احادیثہ پیش کیا۔ اس ایڈیشن کے اوائل میں یہ لکھا گیا کہ مولانا نے
کہ مرزا صاحب نے انعام آتم میں فرمایا ہے کہ ہری کتبوں میں بھی صہو گامی اور پشیر
ارادہ لغزش ظلم کی بمرض غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

شخص صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کوئی جگہ قرآن شریف کی کوئی آیت یا حدیث غلطی سے
کوئی حصہ کتاب کی غلطی سے لیا گیا ہے تو اسے درست کر دیا گیا ہے۔ کوئی
یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی تصحیح کے لئے ہمارے پاس کوئی اور نسخہ موجود ہے۔
اس کے علاوہ (مرزا صاحب کی کتب میں) کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی ایسا کوئی جائز
سمجھا گیا ہے۔ یہ ایڈیشن دسمبر ۱۹۵۶ء کا مطبوعہ ہے۔

مولوی شفیع نے کہا کہ میرے پاس تازہ مطبوعہ کتب ہیں جن میں آیات سورہ ہون۔
لہذا یہ آپ کی لائی ہوئی کتب مستند نہیں ہیں۔ ہاجوہ صاحب نے کہا کہ یہ کتب
ہمارے ایک قابل، فاضل، ولادہ جلال الدین عسکری کی زیر نگرانی طبع ہوئی ہیں۔ اس لئے
غلطیوں سے حق امکان ہوا رکھا گیا ہے۔ اور کما حقہ ہے اگر یہ بھی دیکھ لیں۔ کہ شاید
اس میں آیات درست ہوں۔

۴۶
ولوی شفیق نے جلاظ حافظ محمد یوسف صاحب سے پوچھا کہ تعریف کو کون کہتے ہیں

حافظ صاحب نے فرمایا کہ آیات سے کہہ لفظ کم اور کچھ زیادہ کو دیتا۔

اس کے بعد ولوی صاحب نے قرآن مجید حافظ یوسف صاحب کو دیا اور مولا صاحب

کی کتاب حقیقت الوحی باجود صاحب کو دی۔ اور حوالہ صفحہ نمبر ۲۰ حقیقت الوحی احسن
لائیو

تک قرآن مجید سے لایا گیا کتاب میں آیت یوں لکھی گئی تھی

(۱۵) قوله تعالى الم يعلموا من عند الله ورسوله يدخله طرا خالدا^ا

في ما ذاك الخزي العظيم (الجزء ۱۰ سورۃ بقرہ)

قرآن مجید میں یہ آیت یوں تھی۔

الم يعلموا من عند الله ورسوله فان له طرا جهنم خالدا^ا لهما

ذالك الخزي العظيم۔

یہ خلع لفظ زیادہ تھا اور جہنم اور تاہ دو لفظ غائب تھے۔ اور تسلیم کیا گیا کہ یہ

غلط ہے اور کئی اور زیادتی پائی گئی ہے۔

دستخط
محمد عظیم باجود صاحب
۹.۸.۷۳
اب ۲۱ ۲۰
۷۳

مدرجہ بالا واقعہ صریح موجود کی من ہوا۔ اس کے علاوہ کچھ آیات میں بھی

تعریف پائی گئی۔

دستخط
محمد عظیم باجود صاحب
۲۰-۱۰-۷۳

دستخط
ولوی شفیق
ولوی محمد شفیق جوش

ربوہ کا حصار

ربوہ پاکستان کے اندر ایک غیر اسلامی ریاست کا نام ہے جہاں کسی مسلمان کو آباد ہونے کی اجازت نہیں۔ ربوہ پنجاب کے صوبے میں اُس علاقے کا نام ہے جہاں پاکستان اور اسلام کینجلاٹ ساز نہیں ہوتی ہیں۔

ربوہ پاکستان میں اس طرح کا مرزائیل ہے جس طرح عرب میں اسرائیل۔ ربوہ وہ مقام ہے جہاں اکھنڈ بھارت کا اعلان مرزا بشیر الدین محمود کی قبر کے سرٹانے ایک تختی پر نقش ہے۔

ربوہ پاکستان کے جسم پر وہ مہلک پھوڑا ہے جس کے زہر سے تمام پاکستان کے ختم ہونے کا خطرہ ہے جس کو کاٹ کر پھینک دینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔

تخریف قرآن مجید کے انکشاف کی حدائے حق سے جب ربوہ کے دو دیوار لرزہ بر اندام ہوئے تو مرزا ناصر احمد کے حکم سے ساری قادیانی مشنیری حرکت میں آئی اور قادیانی توپوں کے دھانے فقیر کی طرف موڑ دیئے گئے۔ ایک دو ورقہ "بانی سلسلہ احمدیہ پر تخریف کا بہتان" کے نام سے سارے پاکستان میں تقسیم کیا گیا جس میں مولوی محمد شفیع کی دھوکہ دہی کے عنوان سے فقیر کو شہرت کا طالب اور فتنہ کے اخلاق باختہ الفاظ سے یاد کیا گیا۔

لیکن قدرت کاملہ کی گرفت دیکھتے کہ تحریف قرآن از مرزائے قادیان تسلیم کیا گیا اور آئندہ دستگی کا اعلان کیا گیا۔ لیکن دوسری طرف روزنامہ الفضل میں دیگر مصنفین کی کتب سے کتابت کی غلطیاں اپنی تحریف کے جواز میں پیش کرنی شروع کر دیں اور ۷ ارب ستمبر کے فضل ربوہ کے ادارہ میں فقیر کو گناہم، وغیرہ معروف مولوی اور سنہرت کا طالب وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا۔ لیکن ہمیں بھی ایک لفظ تحریف قرآن از مرزائے قادیان کے رد میں نہ لکھ سکے۔



دعوتِ فکر

میرے عزیز قادیانی بھائیو! اب اس میں شک نہیں رہا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن مجید میں تخریف کی ہے اس ٹھوس انکشاف کا مدلل جواب تمام فضلاء نے ربوہ دینے سے قاصر رہے ہیں۔ رہا مرزا صاحب کی غلطیوں کا درست کرنا تو اگر نبی کی غلطیوں کی درستگی اُمّتوں کے بس میں ہوتی تو سابق تین خلفائے قادیان ضرور انہیں درست کرا دیتے لیکن محض جھوٹی تسلی کے سوا مولانا جلال الدین شمس جیسا آدمی بھی کچھ نہ کر سکا۔

اب میں آپ کو عاقبت اور دیانت کا واسطہ دیتا ہوں کہ غور کرو اور سوچو کہ کہیں محض تعصب میں تم اپنی عاقبت تو خراب نہیں کر رہے اور کیا ٹھوس حقیقت کے مقابلے میں گھٹیا زبان استعمال کرنے والے حق پر ہو سکتے ہیں؟

اس لیے لکھی ہے کہ ایسے سارے قادیانی صاحبان جو قادیانی مذہب کی حقیقتوں سے ناواقف ہیں وہ غور و فکر کریں اور متعصب قادیانی بھی تعصب کی عینک اتار میری کتاب پڑھ کر گریبان میں جھانکیں اور قادیانی مکروفریب کا مطالعہ کریں اور مسلمان اس فتنہ دین و دنیا سے خبردار رہیں کسی کی دل آزاری ہمیں ہرگز مقصود نہیں ہے۔ واللہ اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



مرزا غلام احمد قادیانی

کے

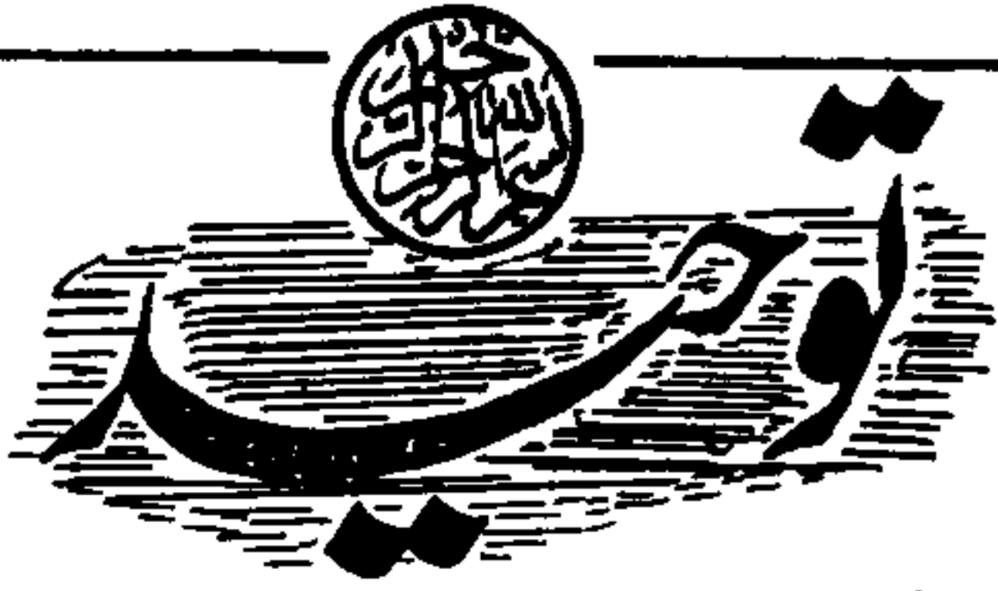
بلند بانگِ دعوت



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرزا صاحب کے سینکڑوں دعاوی میں سے، جو اسلامی نقطہ نگاہ سے یا مردود ہیں یا وقت نے انہیں غلط ثابت کر دکھایا ہے، ذیل میں نمونے کے طور پر تھوڑے سے دعاوی نقل کیے جاتے ہیں تاکہ ناظرین خود اندازہ لگا سکیں کہ مرزا صاحب نے جو اپنے آپ کو نبی اور مہم مین اللہ کہتے تھے، دراصل کیا کہا۔ مرزا صاحب کے ہر منقولہ قول کے ساتھ ان کی تخریب کا حوالہ دیا گیا ہے کہ اگر کسی صاحب کو ہماری نقل کی ہوئی عبارت پر شک ہو تو وہ اصل سے رجوع کر کے اپنا شک رفع کرے۔

سب سے پہلے اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید کے متعلق مرزا صاحب کے احوال نقل کرتے ہیں۔



میں خدا ہوں | ورایتنی فی المنام عین اللہ ویتقنت اننی ہو۔
 جس کا ترجمہ ہے۔ "میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں اللہ ہوں۔
 اور میں نے یقین کر لیا کہ بیشک میں وہی ہوں" (آئینہ کمالات ص ۵۲)

صفات الہی میں صفات انسانی کا امل جوڑ

الہام میں خدا نے کہا:

إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَجِيبُ - أَخْطِي وَأَصِيبُ ... افطرو والصوم
 ترجمہ: میں اپنے رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا " میں خطا کروں گا، اور
 صواب بھی۔ میں انظار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۳-۱۳۴)

انت مینی بمنزلۃ لدی
 مرزا اللہ کا بیٹا (ترجمہ) تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۶)

انت مینی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی
 مرزا اللہ کی توحید اور تفرید (ترجمہ) تو مجھے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۶)

أَنْتَ مِثِّي وَأَنَا مِثُّكَ
 مرزا صاحب کا ظہور خدا کا ظہور ہے۔ تو مجھ سے ظاہر ہوا میں تجھ سے

(حقیقۃ الوحی ص ۷۷)

خدا مرزا صاحب کا نشانہ خواں ہے

يَحْسُدُكَ اللَّهُ مِنْ عَرْشِهِ وَيَعْبُدُكَ اللَّهُ وَيَمِشِي إِلَيْكَ
 "خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور
 تیری طرف چلا آتا ہے۔"
 (انجام آقہم ص ۷)

خدا کی رجولیت اور مرزا صاحب کی نسائیت

حضرت مسیح موعود نے ایک پر اپنی یہ حالت ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر
 اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی
 قوت کا اظہار فرمایا۔

(ٹریٹ ۱۳۴ اسلامی قربانی از قاضی یار محمد۔)

تو جو چاہے وہ ہو جائے

إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا أَنْ تَقُولَ كُنْ فَيَكُونُ
 ترجمہ: (اے مرزا) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ تیرے حکم سے ہی الفوراً جاتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۷۵)

مارنے اور زندہ کرنے کی قدرت کا دعویٰ

« اعطيت صفة الاقناء والاحياء من رب الفعال »

ترجمہ۔ " دیا گیا میں صفت مارنے اور زندہ کرنے کی رب فعال سے "

(خطبہ الہامیہ ص ۷)

علم غیب پانے میں بے نظیر | " میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جس کثرت اور صفائی سے غیب کا علم حضرت جمل شانہ نے اپنے ارادہ خاص سے مجھے عنایت فرمایا ہے اگر دنیا میں اس کثرت تعداد اور انکشافات تام کے لحاظ سے کوئی اور بھی میرے ساتھ شریک ہے تو میں جھوٹا ہوں "

(ترایق القلوب ص ۱۴۷)

سَلَامٌ

یہ عقیدہ کہ محمد رسول اللہ

خدا کے آخری نبی ہیں مسلمانوں

کا ایک بنیادی عقیدہ ہے جس طرح

مرزا صاحب نے عقیدہ توحید پر شرک

کی آمیزش کی ہے، اسی طرح آپ نے

اپنے لیے بزم خویش رسالت کا

دروازہ بھی کھول لیا ہے۔

قادریانی نبوت

قادریان میں نبی کی بعثت | دستِ پادشاہی سے جس نے قادیان میں اپنا رسول

(دافع البلاء ص ۱۱۱) ؟

بھیجا

مرزا صاحب نبوت کے لیے مخصوص | نبی کا نام پانے کے لیے

میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے لوگ اس کے مستحق نہیں

(حقیقۃ الوحی ص ۲۹۱)

ایمان کے رکن مومن کے لیے | فَاٰمِنُوْا بِهٖ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

” اُس (مرزا صاحب) پر ایمان لاؤ اگر تم مومن ہو“ (حجۃ اللہ ص ۲۹۱)

”فَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا مُحَمَّدٌ“

مرزا صاحبِ محمد و احمد ہیں | ”پس میں احمد ہوں اور محمد ہوں“ (حجۃ اللہ ص ۲۹۱)

قرآن میں آیا ہے:

مرزا صاحب حقیقی نوید مسیحا ہیں | اِذْ قَالَ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ

..... مُّبَشِّرًا بِرَسُوْلِیْ بَاقِیِّ مِنْۢ بَعْدِیْ اِسْمٰہٗ اَحْمَدُ

اس کے متعلق مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ ”احمد“ سے مراد صرف میں

ہوں۔ کیوں کہ رسول عربی محمد اور احمد تھے، صرف احمد نہ تھے۔ صرف احمد اگر

کوئی ہے تو وہ میں ہوں، اس لیے اسم ”احمد“ کا مستحق میں ہوں۔ (ذرا ادھام ص ۶۴۳)

رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ نَسْتَعِينُكَ يَا رَحْمَتُ الْعَالَمِينَ“
 وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا

”اے (مرزا) ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

یٰسَیِّدِیْنَ . اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ
 یہ صاحبِ سین بنتے ہیں | اے سرارِ بیشک تو (مرزا قادیانی)

رسولوں سے ہے۔“ (حقیقۃ الوحی مرزا غلام احمد ص ۱۱۱)

مرزا صاحب کے لیے خدا کا حمد و درود۔

”تَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ صَلٰوَةَ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرَشِ“

ترجمہ: (اے مرزا) یعنی خداوند تیری تعریف کرتے ہیں۔ اور تیرے اوپر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۹۳)

اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ

میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں۔ تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔“

(حیثہ معرفت ص ۳۳۲ مرزا قادیانی)

مصحف میں اور کئی میں کوئی فرق نہیں | «ومن فرق بینی و
 بین المصطفیٰ ونا عرفنی و ما رآنی»
 ترجمہ: اور جو میرے اور مصطفیٰ میں فرق کرے نہ اس نے مجھے پہچانا اور نہ دیکھا
 (خطبہ الہامیہ ص ۲۵)

”مسح موعود محمد و عین محمد است“ - غلام احمد مرزا عین محمد علیہ وسلم ہے

مرزا صاحب سب کچھ ہیں

منم مسیح زبان و منم کلیم خدا
 منم محمد و احمد مجتنبے باشد

مرزائی جماعت کے شرکاء صحابہ کرام کے برابر ہیں

ومن دخل فی جماعتی دخل فی صحابہ سیدی خیر المرسلین
 ”جو میری جماعت (قادیانی) میں داخل ہوا گویا کہ اس نے سید المرسلین حضرت محمد
 کے صحابہ کا درجہ پایا۔ (خطبہ الہامیہ مصنف مرزا قادیانی ص ۲۵)

ہر صاحب جامع الانبیاء

انبیاء اگرچہ یودہ اند بے من بعرفان نہ کمترم نہ کسی
 آنچہ داد است ہر نبی را جام داد آن جام را برابرہ تمام! (در زمین)

ترجمہ: اگرچہ اس دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں لیکن ان میں سے کسی بھی عرفان میں کم نہیں ہوں جسے ہر نبی کو جام دیا اُسکی مجھے بھی بھر کر جام دیا

محمد رسول اللہ سے بھی آگے جانے کا امکان۔

کوئی شخص بھی کسی منصب جلیلہ تک پہنچ سکتا ہے یہاں تک کہ وہ محمد رسول اللہ سے بھی آگے نکل سکتا ہے۔

(الفصل قادیان ۱۹۳۷)

حقیقت کھلی بحث ثانی کی ہم پر کہ حیب مصطفیٰ میرزا ابن کے آیا (فصل ۱۹۳۸)

اور ہمارے نزدیک کوئی دوسرا آیا ہی نہیں، نہ بیانیہ نہ پرانا بلکہ خود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے۔ اور وہ خود ہی آئے ہیں۔

(الحکم ۱۹۳۹ قادیان)

قادیان میں پھر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتارا ہے تاکہ وہ اپنے وعدے پورے کرے۔

(کلمۃ الفصل منہ ص ۱۹۳۹)

دنیا میں کوئی ہی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔

پیوں کا عطر میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں،

میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں اسمعیل ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔

خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے
کرشن ہونے کا دعویٰ کہ جو کرشن آخری زمانے پر ظاہر ہونے والا

تھا وہ تو ہی ہے "آریوں کا بادشاہ" (تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵)

آنحضرت کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم
آخری نبی میں ہوں ہے اور بہت سارے انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی

بہت سی مصلحتوں اور حکومت میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔ (یعنی مرزا صاحب کے
 یسے نبوت کا دروازہ کھلا اور پھر بند ہو گیا۔ اگر حضرت محمد کو خاتم النبیین کہو تو
 قادیانی بولکھلا اٹھتے ہیں۔) (تشیحۃ الازمان قادیان ۱۹۱۴ء)

اس امت میں صرف نبی ایک ہی
لَا نَبِيَّ بَعْدِي (مرزا صاحب کے لئے) آسکتا ہے۔ جو مسیح موعود (مرزا

غلام احمد قادیانی) اور کوئی قطعاً نہیں آسکتا۔ (تشیحۃ الازمان مارچ ۱۹۱۴ء)

پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے
مجازی نہیں حقیقی نبی اس کے معنی سے مرزا صاحب ہرگز مجازی ہیں

بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ (حقیقۃ النبوت ص ۱۱۳)

جس نے اپنی وحی کے ذریعے چند امور نبی بیان
صاحب شریعت نبی کیے اور اپنی امت کے لیے قانون مقرر

کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔

(اربعین نمبر ۲ بحوالہ قادیانی۔ مؤلفہ پروفیسر ربی ص ۲۲۵ - ص ۸۳)

جمع اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ایت

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۱۰﴾

یعنی ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا۔ خاص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں وارد ہوا ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے اپنی طرف منسوب کر لیا ہے۔
(انجم آختم ص ۵۵)

کوثر پر قبضہ محتلفانہ ﴿۱۱﴾ اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱۱﴾

تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ آیت جسکا ترجمہ یہ ہو گا کہ: ”ہم نے تجھے کوثر عطا کیا“ خاص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے اسے اپنی طرف منسوب کر لیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۲)

مرزا صاحب لولاک کے مصداق ہیں ﴿۱۲﴾ لَوْلَاکَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلاکَ ﴿۱۲﴾

ترجمہ ”اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا، تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا“
”لولاک“ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہے۔ لیکن اسے بھی مرزا صاحب نے اپنی طرف منسوب کر کے اپنے آپ کو تمام کائنات سے افضل کہا ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص ۹۹)

نبوت کی نشانیوں کی کثرت ﴿۱۳﴾ خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اُس کی طرف سے

ہوں اس قدر نشان دکھلائے کہ اگر وہ نہراہ نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔۔۔۔ پھر بھی جو لوگ انسانوں میں شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔
(چشمہ معرفت ص ۳۳۲)

توہین

توہین و صحابہ

حضرت عیسیٰ سے بہتر

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُن سے بہتر غلام احمد ہے

عیسیٰ کجاست تا بہ نہد پایہ منبرم
(در ثمین ص ۵۳) (ازالہ اوہام ص ۱۵۸)

ترجمہ :- یہ میں ہوں کہ بشارتوں کے مطابق آیا ہوں - عیسیٰ کا (یہ مقام) کہا
کہ وہ میرے منبر پر پاؤں رکھے -

حضرت عیسیٰ کے متعلق مرزا صاحب کا حُسنِ ظن | آپ کو (یعنی حضرت
عیسیٰ) کو، گایاں

دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی

بھی عادت تھی اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ
آپ نے پیٹری کے دماغ کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود
سے چرا کر لکھا ہے " (انجام آتم ص ۲۴۲)

حضرت عیسیٰ شراب خور تھے | حضرت عیسیٰ علیہ السلام
شراب پیا کرتے تھے

(کشتی نوح ص ۶۵)

حضرت عیسیٰ مکار تھے | "آپ کے (حضرت عیسیٰ کے) ہاتھیں
سوا کر اور فریب کے کچھ نہیں تھا۔"

(انجام آتم ص ۲۴۶)

حضرت عیسیٰ بدنسب تھے | آپ کا (یعنی حضرت عیسیٰ کا) خاندان بھی نہایت پاک اور معطر

ہے۔ تین داویاں اور نانیاں آپ کی نرکار اور کبھی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (انجام آتھم ص ۲۷)

حضرت عیسیٰ بدچلن تھے | آپ کا (حضرت عیسیٰ کا) میلان کنجریوں سے ان کی صحت بھی شاید ایسی وجہ سے کچھ جلدی مناسبت درمیان ہے۔ (انجام آتھم ص ۲۷)

معجزہ پیدائش عیسیٰ کی تحقیق | جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار لاکیر سے مکوڑے خود بخود

پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح عیسیٰ بھی پیدا ہوئے اور حضرت آدم بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر عیسیٰ کی اس پیدائش سے بزرگی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(چشمہ مسیحی ص ۱۸)

مرزا صاحب کے مرید رسول عربی کے صحابہ کے برابر ہیں

”وَمَنْ دَخَلَ فِي جَمَاعَتِي دَخَلَ فِي صَحَابَةِ سَيِّدِي
خَيْرُ الْمُرْسَلِينَ۔“

(خطبہ الہامیہ ص ۲۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ! پس جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ داخل ہوا سید خیر المرسلین کے صحابہ میں۔

« له خسف القمر المنير وان لي
آنحضرت پر فوقیت غسا القمر ان الشوکان اتنکر »

ترجمہ: اُس کے لیے (یعنی رسول عربیؐ کے لیے) چاند گرہن کا نشان ظاہر
 ہوا۔ اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا گرہن اب تو انکار کرے گا۔

(اعجاز احمدی ص ۱۳۱ بحوالہ برنی)

پرائی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب
حضرت علیؑ کی توہین نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علیؑ تم میں موجود
 ہے۔ (یعنی مرزا صاحب للموتف) اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علیؑ کی تلاش کرتے ہو۔
 (یعنی علیؑ شیر خدا کی) (ملفوظات احمدیہ ج ۱۳۱ بحوالہ برنی)

حضرت امام حسینؑ کی توہین میں مرزا صاحب، خدا کا کشتہ
 ہوں۔ اور تمہارا حسین دشمنوں

کاشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے (نزول المسیح ص ۸۱ بحوالہ برنی)
 کر بلائت سیرم آئم
 صد حسینؑ است در گریانم
 (دہ شین ص ۲۸۷)

میری سیر کا ہر لمحہ ایک کر بلا ہے سینکڑوں حسین میرے گریاں میں ہیں
حضرت فاطمہؑ کی توہین حضرت فاطمہؑ نے کشتی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا

اور مجھے دکھایا کہ میں اُس میں سے ہوں (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱)
حضرت صدیقؑ و فاروقؑ کی توہین ابو بکرؑ و عمرؑ کیا تھے وہ تو حضرت

بڑا غلام احمد قادیانی کی جوتیوں کے نسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے
 (المحمدی حکیم محمد حسین لاہوری ص ۵۷)

قادیان

اور

قرآن

۴۱
الہامات مرزا کی حیثیت قرآن مجیبی اور وہ خود صاحب کتاب ہیں۔

”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اس طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا قرآن شریف پر اور خدا تعالیٰ کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۲۱)

حضرت مرزا صاحب موعود علیہ

وحی مرزا پر ایمان و عمل فرض ہے | الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو

وحی ماننے پر مامور ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس وحی پر ایمان لانا اور عمل کرنا فرض ہے۔ (رسالہ احمدی ص ۱۶۱، ۱۶۲)

ہاں واقع طور پر قادیان کا نام قرآن

قادیان کا نام قرآن میں | میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین

شہروں کا نام اعجاز کیسے قرآن میں درج ہے بکرا، مدینہ اور قادیان

قول مرزا غلام احمد (ازالہ اذہام ص ۷)

”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا مِّنَ الْقَادِيَانِ“

قادیان کا قرآن | ترجمہ ہم نے اس (قرآن) کو قادیان میں نازل کیا۔“

”اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو میں

جزو سے کم نہ ہوگا۔ (ہدایہ احمدیہ ص ۳۱۳)

قادیان کو خدا تعالیٰ نے امن والا بنایا ہے

قادیان دارالامان | اور متواتر کثرت الہامات سے ظاہر ہوا کہ جو

(الفضل ۱/۱۳)

اس کے داخل ہوا وہ امن میں ہوتا ہے۔

قادیانی اُمت

اُور

مُسلیمان

خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے
مرزا صاحب کا منکر کافر کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت

پہنچی ہے اور مجھے قبول نہیں کیا کافر ہے۔ (الحکم ص ۲)

”مجھے الہام ہوا ہے کہ جو شخص تیری بیعت
غیر قادیانی جہنمی ہیں انہیں کسے گا۔ اور تیری بیعت نہیں کرے گا۔

اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے
 والا جہنمی ہوگا۔ (معیار الاخبار ص ۲)

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام
مرزا صاحب کے بغیر اسلام مردہ ہے کی زندگی میں محمد علی اور خواجہ

کمال الدین صاحب کی تجویز پر ۱۹۰۵ء میں ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے
 ایک فنڈ اس غرض سے شروع کیا تھا کہ اس سے رسالہ ریویو آف
 ریلیجنز قادیان کی کاپیاں بیرونی ممالک میں بھیجی جائیں بشرطیکہ اس میں
 حضرت مسیح موعود کا نام نہ ہو۔ مگر حضرت اقدس (مرزا غلام احمد)
 نے اس تجویز کو اس بنا پر رد کر دیا کہ مجھ کو چھوڑ کر مردہ اسلام پیش کر دے گا
 اس چندہ کو بند کر دیا گیا۔“ (عقائد احمدیہ ص ۱۸)

جو مرزا صاحب کی بیعت میں نہیں وہ کافر ہے۔

”آپ نے (مرزا غلام احمد) اس شخص کو جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید
 اطمینان کے لیے بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس

کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے، اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا، لیکن بیعت میں اُسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔

(عقائد احمدیہ ص ۱۰۸)

غیر قادیانی کافر ہے۔ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد

قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(آئینہ صداقت ص ۲۵)

پچا کافر پس ان معنوں میں مسیح موعود کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پچا کافر بنا دینے والا ہے۔

(الفضل ۱۵/۲۹)

حضرت محمد صلیح کو ماننے کے باوجود کافر۔ ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا ہے، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، یا محمد کو مانتا ہے۔ مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پچا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(کلمۃ الفضل)

مرزا صاحب کا منکر محمد رسول اللہ کا منکر جو اشاعت اسلام کے لیے دنیا میں

(کلمۃ الفضل ص ۱۰۸)

تشریف لائے ہیں۔

اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی

کفر ہونا چاہیے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی چیز الگ نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔

(کلمۃ الفضل ص ۱۰۸)

ان بیوقوفوں کے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفا
سے ناک کٹ جائے گی۔ اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منہ سے
چہروں پر بندروں سوروں کی طرح کر دیں گے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳۷)

”جو ہماری فتح کا قاتل نہ ہو گا سو سمجھا جائے گا کہ اسے ولد الحرام بننے
کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں (انوار الاسلام ص ۳۳)

”ان العدا صاروا خنازیر الفلاولساء ہم من دوہن الا کلب
ترجمہ ہمارے دشمن جنگلوں کے خنازیروں گے اور ان کی عورتیں
کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔ (بخم الہدیٰ ص ۱۵)

قادیانی غلبے کی صورت میں مخالفین کی حیثیت چوہر چار کی ہوگی

”خلیقہ الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تبصرہ الغزیر نے جلد سالانہ
۱۹۳۲ء میں افتتاحی تقریر میں فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بنیاد جو اس وقت کمزور نظر آتی ہے
اس پر عظیم الشان عمارت تعمیر ہوگی۔ ایسی عظیم الشان عمارت کہ ساری
دنیا اس کے اندر آ جائے گی۔ اور جو لوگ باہر رہیں گے ان کی کوئی حیثیت
نہ ہوگی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کی حیثیت چوہرے چاروں کی ہوگی۔ — سوانح

کے اندر ان کی آواز ایسی غیر موثر اور ناقابل التفات ہوگی جیسی موجودہ زمانے میں
چوہڑوں اور چماروں کی ہے۔ (الفضل ۱/۲۹)

(مسلمان خبردار رہیں کہ پاکستان قادیانی غلبے کی صورت میں انہیں چوہڑے

چمارین کر رہنا ہوگا۔) (اللؤلؤف) **مسلمان کا جنازہ پڑھنے کی ممانعت** غیر احمدی تو حضرت
مسیح موعود کے منکر ہوئے

اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ (یاد آجائے گا کہ چوہڑی ظفر اللہ
قادیانی نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔) (انوار خلافت ص ۹۳)

اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں
مسلمانوں سے نکاح کا تعلق ختم | کو رکھی دے دیں اور وہ

اپنے اس فعل سے توبہ کیے بغیر فوت ہو جائیں تو ان کا جنازہ جائز نہیں ہے
(مرزا بشیر الدین الفضل ۲/۱۳)

حضرت مسیح موعود نے
مسلمان یہود نصاریٰ کے برابر ہیں | غیر احمدیوں کے ساتھ

وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر
احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو رکیاں دینا حرام
قرار دے دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روک دیا گیا۔ اگر کہو
کہ ہم ان کی رکیاں لینے کی اجازت ہے اور غیسر احمدیوں کو سلام
کیا جاتا ہے تو نبی کریم نے یہودیوں کو بھی سلام کیا ہے۔ (کلمۃ الفضل ص ۱۶۹)

مُسلمانوں کا اسلام الگ اور ہمارا الگ (قادیانی) نے فرمایا

حضرت مسیح موعود
اُن کا (مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور اُن کا خدا اور ہے اور ہمارا
اور ہے اور ہمارا حج اور ہے اور اُن کا حج اور۔ ان سے ہر بات میں اختلاف
ہے۔ (الفضل ۲۱)

قادیانیوں کا مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف ہے

”یہ غلط ہے کہ دو سکے لوگوں سے (مسلمانوں سے) ہمارا اختلاف صرف
وفات مسیح اور چند دیگر مسائل میں ہے۔ آپ فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات رسول اکرم

قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ہر ایک چیز میں
اُن سے اختلاف ہے۔“ (الفضل ۳۰)

(البتہ اُن کا سرکاری نوکریوں میں جو مسلمانوں کے لیے مخصوص ہوں آپ کا جتہ ضرور
ہے۔) (المؤلف)

”تمہارے پر حرام ہے اور قطعاً حرام
مرزائیوں کے امام الگ ہے کسی ملکر یا مکتب یا متروود کے

پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“
(اربعینؑ از مرزا صاحب ص ۳۴)

نبوت مرزا کے منکر کا قرا ہمارا یہ فرسخ کہ غیر احمدیوں کو
مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے

نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے نبی کے منکر ہیں۔ (ادانہ اختلاف)

قادیانی حج

مرزا صاحب کے بغیر اسلام خشک ہے جیسے احمدیت کے بغیر یعنی مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو

اسلام باقی رہ جاتا ہے۔ وہ خشک اسلام ہے اسبطرح ظلی حج (قادیان میں حج) کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے کیوں کہ وہاں تک حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔“

(پیغام صلح ۲/۳۳ ۱۹)

غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا ناجائز ہے حضرت مرزا (غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنے بیٹے فضل احمد

کا جنازہ اس لیے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا۔ (الفضل ۱۵/۱۵)

معصوم غیر قادیانی بچوں کا جنازہ پڑھنے کی مسانعت

۔ ایک صاحب نے عرض کیا . . . کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ جوان ہو کر احمدی

ہوتا۔ اس کے متعلق میاں بشیر الدین (محمود خلیفہ ثانی) نے فرمایا جس طرح عیسائی کے بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا۔ اگرچہ وہ معصوم ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جاسکتا۔

(الفضل ۱۰/۲۳)

مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دیا

اب چھوڑ دو جہاد کا وہ سنت خیاں
اب گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دین کی تمام جنگوں کا اب انقمام ہے
اب آسمان سے نورا خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ منسوخ ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
(درائتین ص ۵۳)

ہر شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود جانتا ہے اسی روز سے
اس کو عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گوڑویہ ص ۲۷)

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید

پچاس الماریاں | میں اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے مخالفت

جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتا میں لکھی ہیں کہ اکٹھی کی

جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر جاتی ہیں۔ میں نے ایسی کتا بوں کو تمام

ممالک عرب، مصر، شام، کابل، اور روم تک پہنچا دیا ہے۔

(تریاق القلوب ص ۲۵)

انگریزی کی تعریف

” حدیثوں سے صریح اور کھلے طور پر انگریزوں کی تعریف ثابت ہوتی ہے

کیوں کہ وہ مسیح (غلام احمد قادیانی) اسی سلطنت کے ماتحت پیدا ہوا ہے

اور یہی سلطنت ہے جو اپنے انصاف سے سانپوں کو بچوں کے ایک ساتھ

جمع کر رہی ہے۔

(تریاق القلوب ص ۱۵)

سیرت

مرزا غلام احمد فادویانی

برانڈی لانے کا حکم | حضور مرزا علیہ السلام نے مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے

کے لیے ایک فہرست لکھ دی۔ جب میں چلنے لگا تو پیر منظور احمد صاحب نے

مجھے روپیہ دے کر کہا کہ دو بوتل برانڈی میری اہلیہ کے لیے پلومر کی دوکان

سے لیتے آنا۔ میں نے کہا کہ اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤں گا۔ پیر صاحب فوراً

حضرت اقدس کی خدمت میں گئے اور کہا کہ حضور مہدی حسن میرے لیے

برانڈی بوتلیں نہیں لائیں گے۔ حضور ان کو تاکید فرمائیں۔۔۔ اس پر مرزا

مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں مہدی حسن جب تک تم برانڈی کی بوتلیں نہ لے لو لاہور

سے روانہ ہوتا۔

(الحکم ۱۱۷)

”مجی اتویم حکیم محمد حسین سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء

خوردنی خرید کر دیں اور ایک بوتل ٹانگ وان کی پلومر کی دوکان سے خرید

کر دیں۔ مگر ٹانگ وان چاہیے۔ اس کا لحاظ ہے باقی خیریت ہے فی السلام

خطوط امام بنام غلام حکیم محمد حسین ص ۵ مرزا غلام احمد عفی عنہ

”ٹانگ وان ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت

سربند بوتلوں میں آتی ہے اس کی قیمت ۸۰ ہے۔

۳۹

دکٹر مرزا۔ منقول از سولہ مرزا

اور بعض وقت سو سو مرزا

سلسل بول اور ایونی کہلانے کا خوف | ایک ایک دن میں پیشاب

آتا ہے۔ اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نسبت پہنچتی ہے

ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطیس کے لیے افیون کھانے کی عادت ڈال لوں، تو ڈرتا ہوں لوگ نہ کہیں کہ پہلا مسیح شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔
(نسیم دعوت ص ۶۷)

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاقِ الہی، دوا خدا تعالیٰ کے ہدایت کے ماتحت بنائی۔ جس کا بڑا جز افیون تھا۔ اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد خلیفہ اول حضور کو استعمال کرواتے رہے اور وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت خود بھی استعمال کرتے رہے۔
(الفضل ص ۱۰۶)

جب مخالفت زیادہ بڑھی اور حضرت مسیح منکھیے کا استعمال موعود علیہ السلام کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط موصول ہوئے شروع ہوئے تو کچھ عرصے تک آپ نے سنکھیے کے مرکبات استعمال کیے تاکہ خدا نخواستہ آپ کو زہر دیا جائے تو جسم میں اس کے مقابلے کی طاقت ہو۔
(مزا بشیر الفضل ص ۵)

”مکرمی انوریم ستر“
نسیان کا مریض ... میرا حافظ خراب ہے کئی دفعہ کسی کی طلاق ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی اتبری نہی۔ کہ بیان نہیں کر سکتا۔

.. خاکسار غلام احمد قادیانی از صد انبالہ ناگ پھنی،

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ ص ۱۲۵)

آپ (مرزا صاحب) کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرضی بول بھی آپ عرصہ سے لگی ہوئی ہے، اسی زمانے میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔ (مرزا صاحب کے حالات مصنفہ معراج الدین قادریانی۔ تتمہ رامپن امدیہ ج ۱ ص ۱۷۱)

جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی معلم میرے شاگرد بنی۔
یہ نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا۔۔ ایک اور مولوی سے چند دن پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اُن کا نام گل علی شاہ تھا۔
(مرزا غلام احمد۔ کتاب البریہ ص ۱۳۴)

(مسئلہ ہے کہ نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا) (دلیل مؤلف)

دعویٰ نبوت سے پہلے نوکری کی
چند سال تک باوجود میری کرامت طبع کے انگریزی ملازمت میں بسر ہوئے۔ (مسئلہ ہے کہ نبی کسی کا نوکر نہیں ہوتا۔ لیکن مرزا صاحب شاگرد نوکر، عورت، (مریم)، شاعر، نسیانی، اور مراقی متھے اور تمام علامات مانع نبوت ہیں)

دیکھو میری بیماری کی
مرزا صاحب کا نشان۔ دو بیماریاں نسبت بھی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی
آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر ہے۔ جب اترے گا تو دوزخ
چادریں اس نے پہنی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک

اوپر کے دھڑکی، مراق، ایک نیچے کے دھڑکی، کثرت بول۔

(تسخیر الازمان، جون ۱۹۰۶ء)

طیجی ٹیجی | فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے ماں آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اُس کا نام پوچھا اس نے کہا کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو ہوگا۔ تو اُس نے کہا کہ میرا نام ہے طیجی ٹیجی۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۱۳)

عمر کے بار میں تیسکوئی چھوٹی ٹھکانی | ”پس مارا بشارت ہشتاد سال عمر داد بلکہ شاید ازیں زیادہ“

یعنی بشارت ہوئی کہ عمر اسی برس کی ہوگی، یا اس سے زیادہ

مواہب الرحمن۔ (فی الواقعہ مرزا صاحب)

دنی الواقعہ مرزا صاحب کی عمر اڑسٹھ سال کی ہوئی۔ (للموتف)

مرزا صاحب کا غلط کشف | ”مرزا صاحب کو کشف ہوا کہ ابن کے بیوا تمام دنیا میں غلام احمد

قادیانی کسی کا نام نہیں ہے۔“ (آئینہ احمدیت ص ۷)

”واقعہ یہ ہے کہ صنایع گورداسپور میں تین قادیان ہیں۔ ایک قادیان

میں مرزا صاحب رہتے ہیں۔ اور دوسرے قادیان میں ایک اور صاحب

تھے جن کا نام بھی غلام احمد تھا۔“

(محاسبہ ص ۲۹۶)

مرزا صاحب اور محمدی بیگم | ” خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طرز پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ

مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاما بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں محمدی بیگم انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی۔ اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔ اور فرمایا خدا تعالیٰ ہر طرح سے اُس کو تمہاری طرف لئے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔

(ازالہ ازہام ص ۳۹۶)

اس پیشگوئی کے چھ اجزاء | ” اس پیشگوئی میں جو ۱۸۸۶ء میں گئی ایک بلکہ چھ دعویٰ ہیں۔ اول

نکاح کے وقت زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت رطکی کے باپ کا زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اُس رطکی کے باپ کا جلد سے مرجانا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مرجانا پنجم اُس وقت کہ میں اُس سے نکاح کروں اُس رطکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۳)

” اگر میں جھوٹا ہوں تو پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری مرت آجائے گی۔“

(انجام آتھم)

الحقیقت مرزا صاحب کا محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوا اور محمدی بیگم کا خاوند مدت طویل تک زندہ رہا اور مرزا بیگم نے پیشگوئی کے چھ اجزاء سے کوئی بجز سچا نہ ہوا۔ لہذا مرزا صاحب اپنی پیشگوئی کے مطابق جھوٹے ہیں۔

” اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت
محمدی بیگم کا آسمان پر نکاح | کا نکاح (محمدی بیگم کا) آسمان پر پڑھا گیا ہے
 یہ درست ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲)

” یہ پیشگوئی بھی سچی نہ نکلی۔ فی الواقعہ محمدی بیگم کا نکاح ۱۸۹۲ء میں مرزا سلطان
 سے ہوا جو اڑھائی سال میں نہیں مرے بلکہ ۱۹۳۰ء تک بھی زندہ تھے۔ لیکن
 پیشگوئی کرنے والا ۱۹۰۸ء میں مر گیا۔ (ملفوظ)

” بد خیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق و کذب جانچنے
سچ کا معیار | کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور محکم امتحان
 نہیں ہو سکتا۔ آئینہ کائنات ص ۲۸

(مرزا صاحب کی کئی پیش گوئیاں غلط نکلیں اور وہ اپنے ہی قائم کردہ معیار
 کے مطابق کاذب ثابت ہوئے۔ (ملفوظ)

انگریز کی مدح و ثنا | قادیانی اسلام کے دُورکن
 دو اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ
 کی اطاعت کرے اور دوسرا اس سلطنت کی جس نے ظالموں کے ہاتھ
 سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی۔ سو وہ سلطنت برطانیہ ہے...
 سو اگر ہم سلطنت برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا خدا اور رسول
 سے سرکشی کرتے ہیں“ مرزا صاحب، ”دور رسالہ“ گورنمنٹ کالج لاہور

انجام

عجرتناک موت

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنی تحریروں میں ہیضے کو قہر الہی کا عبرتناک نشان قرار دیتے تھے جو سرکشوں پر بطور عذاب نازل ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض مسلمانوں مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب سے جو ان کے مقابلے ہوئے ان میں بھی انہوں نے یہی بددعا کی کہ جو کاذب ہو اُس پر ہیضے وغیرہ کی شکل میں موت نازل ہو۔

قدرت کاملہ کی گرفت دیکھئے کہ اسی مرض ہیضہ میں خود مرزا صاحب نے انتقال کیا اور ہیضہ بھی ایسا تیز کہ اچھے خاصے تھے تصنیف و تالیف میں مشغول تھے شام کو سیر و تفریح کر کے آئے۔ بیوی کے ساتھ کھانا کھایا۔ یکایک دست اور تھے شروع ہوئے۔ ہزار علاج کئے۔ چند گھنٹوں کے اندر اسی غلاظت میں خاتمہ ہو گیا۔ مقام عبرت ہے۔

مرزا صاحب کے خسر میر ناصر صاحب کی گواہی ملاحظہ ہو جو موت کے وقت موجود تھے:

”حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سوچکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں

حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میرا صاحب مجھے وہابی مہینہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی خاص بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔“

(حیات ناصرؒ مرتبہ شیخ یعقوب)

مولانا ثناء اللہ سے پہلے مرزا صاحب فوت ہو گئے۔ مہینے کی بددعا کے علاوہ مرزا صاحب نے اس بات پر بھی مبالغہ کیا تھا کہ جو کاذب ہو گا وہ پہلے مرے گا چنانچہ مرزا صاحب دونوں کے پیشگوئیوں کے مصداق ٹھہرے اور عبرتناک انجام سے دوچار ہوئے۔

حضرت امیرت پیر سید جماعت علیشاہ صاحب محدث علی پوری اور حضرت پیر سید مہر علیشاہ صاحب گولڑوی سے مرزا صاحب نے یہی کہا کہ جو کاذب ہو گا۔ پہلے مرے گا۔ دونوں بزرگوں کی زندگی میں ہی انتقال کر کے اپنی بیان کردہ پیشگوئی کے مستطابق کاذب ٹھہرے!

علیہ

اور

قادیانی اُمت

قادیانیت کے متعلق عدلیہ کے فیصلے

فیصلہ عدالت بہاولپور۔ ۱۴ فروری ۱۹۳۵ء

(ایک مسلمان عورت کا قادیانی مرد سے تہنسیخ نکاح کا فیصلہ)

مسئلہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین باری معنی نہ ماننے سے لے کر آپ آخری نبی ہیں، ارتداد واقع ہو جاتا ہے۔ اور کہ عقائد اسلامی کی رو سے ایک شخص کلمہ کفر کہہ کر بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

مدعا علیہ مرزا غلام احمد صاحب کو عقائد قادیانی کی رو سے نبی ماننا ہے اور ان کی تعلیم کے مطابق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ یعنی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یعنی آخری نبی تسلیم نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی دوسرے شخص کو نبی تسلیم کرنے سے جو قباحتیں لازم آتی ہیں۔ ان کی تفصیل بیان کی جا چکی ہے۔ اس لیے مدعا علیہ اس اجماعی عقیدہ اُمت سے منحرف ہونے کی وجہ سے مرتد سمجھا جاوے گا اور اگر ارتداد کے معنی کسی مذہب کے اصولوں سے بالکل انحراف کے لیے جاویں تو بھی مدعا علیہ مرزا صاحب کو نبی ماننے کے لیے ایک نئے مذہب کا پیر و سمجھا جاوے گا۔ کیونکہ اس صورت میں اُس کیلئے قرآن کی تفسیر اور معمول بہ مرزا صاحب کی وحی ہوگی کہ نہ احادیث و اقوالِ فقہاء جن پر کہ

کہ اس وقت تک مذہبِ اسلام قائم چلا آیا ہے، جن میں اسے بعض کے
مستند ہونے کو خود مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔

علاوہ ازیں احمدی مذہب میں بعض احکام ایسے ہیں جو شرعِ محمدی
پر مستزاد ہیں اور بعض اس کے خلاف ہیں۔ مثلاً چندہ ماہواری کا دینا
جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے۔ زکوٰۃ پر ایک زائد حکم ہے۔ اس طرح
غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھنا، کسی احمدی کی لڑکی غیر احمدی کو نکاح
میں دینا، کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ شرعِ محمدی کے خلاف
افعال ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے ان امور کی توجیہیں بیان کی گئی ہیں کہ
وہ کیوں غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ کیوں ان کو نکاح میں لڑکی
نہیں دیتے اور کیوں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، لیکن یہ توجیہیں
اس لیے کارآمد نہیں کہ یہ ان کے پیشواؤں کے احکام میں مذکور ہیں۔
اس لیے وہ ان کے لفظ نگاہ سے شریعت کا جزو سمجھے جائیں گے، تو
ان کے مذہب کو مذہبِ اسلام سے ایک جدا مذہب قرار دینے میں
کوئی شک نہیں رہتا۔

علاوہ ازیں مدعا علیہ کے گواہ مولوی جلال الدین شمس نے اپنے
بیان میں مسلمہ وغیرہ کاذب مدعیانِ نبوت کے سلسلہ میں جو کچھ کہا ہے
اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ گواہ مذکور کے نزدیک دعویٰ نبوت کاذب
ارتداد ہے اور کاذب مدعی نبوت کو جو مان لے وہ مرتد سمجھا جاتا ہے

مدعیہ کی طرف سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کا ذب مدعی
 نبوت ہیں۔ اس لیے مدعا علیہ بھی مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرنے سے
 مرتد قرار دیا جائے گا۔ لہذا ابتدائی تحقیقات جو ۴ نومبر ۱۹۲۶ء کو
 عدالت منصفی احمد پور شرقیہ سے وضع کی گئی تھیں۔ بحق مدعیہ ثابت
 قرار دیا گیا کہ یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ قادیانی عقائد اختیار کرنے
 کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے۔ لہذا اس کے ساتھ مدعیہ کا نکاح تاریخ ارتداد
 مدعا علیہ سے فسخ ہو چکا ہے اور اگر مدعا علیہ کے عقائد کو بحث مذکورہ بالا
 کی روشنی میں دیکھا جاوے تو بھی مدعا علیہ کے ادعا کے مطابق مدعیہ ثابت
 کرنے میں کامیاب رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی
 امتی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ اس کے علاوہ جو دیگر عقائد مدعا علیہ نے
 اپنی طرف منسوب کیے ہیں وہ گوام اسلامی عقائد کے مطابق ہیں،
 لیکن ان عقائد پر وہ ان معنی میں عمل پیرا سمجھا جائے گا۔ جو معنی مرزا
 صاحب نے بیان کئے ہیں اور یہ معنی چونکہ ان معنوں کے معائنہ ہیں
 جو جمہور امت آج تک لیتی آئی اس لیے بھی وہ مسلمان نہیں سمجھا جا
 سکتا ہے اور وہ ہر دو صورتوں میں مرتد ہی ہے اور مرتد کا نکاح چونکہ
 ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے لہذا ڈگری بدیں مضمون بحق مدعیہ صادر
 کی جاتی ہے کہ وہ تاریخ ارتداد مدعا علیہ سے اس کی زوجہ نہیں رہی۔
 مدعیہ خرچہ مقدمہ بھی ازان مدعا علیہ لینے کی حقدار ہوگی۔
 اس ضمن میں مدعا علیہ کی طرف سے ایک سوال پر پیدا کیا گیا ہے۔

کہ ہر دو فریق چونکہ قرآن مجید کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں اور اہل کتاب کا نکاح جائز ہے اس لیے مدعیہ کا نکاح نسخ قرار نہیں دینا چاہیے۔ اس کے متعلق مدعیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ جب دونوں فریق ایک دوسرے کو مرتد سمجھتے ہیں تو ان کو اپنے عقائد کی رو سے بھی باہمی نکاح قائم نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔ نہ کہ مرتدوں سے بھی۔ مدعیہ کے دعویٰ کی رو سے بھی، مدعا علیہ مرتد ہو چکا ہے۔ اس لیے اہل کتاب کی حیثیت سے بھی اسکے ساتھ مدعیہ کا نکاح قائم نہیں رہ سکتا۔ مدعیہ کی یہ صحت و زن دار پائی جاتی ہے۔ لہذا اس بنا پر بھی وہ ڈگری پانے کی مستحق ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے اپنے حق میں چند نظائر قانونی کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ ان میں پٹنہ اور پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلہ جات کو عدالت عالیہ چیف کورٹ نے پہلے واقعات مقدمہ ہذا پر حادی نہیں سمجھا۔ اور مدراس ہائی کورٹ کے فیصلہ کو عدالتِ معلیٰ اجلاس خاص نے قابل پیروی قرار نہیں دیا باقی رہا عدالتِ عالیہ چیف کورٹ بہاول پور کا فیصلہ بمقدمہ مسماۃ جنندو ڈمی بنام کریم بخش سواس کی کیفیت یہ ہے کہ یہ فیصلہ جناب مہتمم اودھو واس صاحب جج چیف کورٹ کے اجلاس سے صادر ہوا تھا اور اس مقدمہ کا صاحب موصوف نے مدراس ہائی کورٹ کے فیصلہ پر ہی انحصار رکھتے ہوئے فیصلہ فرمایا تھا اور خود ان اختلافی مسائل پر جو فیصلہ مذکور میں درج تھا کوئی محاکمہ

نہیں فرمایا تھا۔ مقدمہ چونکہ بہت عرصہ سے دائر تھا۔ اس لیے صاحب موصوف نے اسے زیادہ عرصہ معرضی تحویق میں رکھنا پسند نہ فرما کر باتباع فیصلہ مذکور اسے طے فرما دیا۔ دربارِ معطلی نے چونکہ اس فیصلہ کو قابلِ پابندی قرار نہیں دیا جس فیصلہ کی بنا پر کہ وہ فیصلہ صادر ہوا۔ اس لیے فیصلہ زیر بحث بھی قابلِ پابندی نہیں رہتا۔

فریقین میں سے مختار مدعیہ حاضر ہے۔ اسکو حکم سنایا گیا کہ مدعا علیہ کارروائی مقدمہ ہذا ختم ہونے کے بعد جب مقدمہ زیر غور تھا، فوت ہو گیا ہے۔ اس کے خلاف یہ حکم زیر آرڈر ۲۲ رول ۶ ضابطہ دیوانی تصور ہو گا۔ پریچر ڈگری مرتب کیا جاوے اور مسل داخل دفتر ہو۔

۴۔ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

بمقام بہاول پور

دستخط

محمد اکبر ڈسٹرکٹ جج

ضلع بہاول نگر۔ ریاست بہاول پور

(بحروف انگریزی)

فیصلہ عدالت راولپنڈی ۳ جون ۱۹۵۵ء

نقل فیصلہ عدالت شیخ محمد اکبر صاحب پی سی ایس ایڈیشنل سیشن جج ڈائری لٹنڈی

مورخہ ۳ جون ۱۹۵۵ء دراپیل ہائے دیوانی نمبر ۳۳-۳۴ ۱۹۵۵ء

از مسماۃ اُمت الکریم بنام لیفٹیننٹ نذیر الدین

فیصلہ کا آخری پیرواگراف

”چنانچہ مسلمان قادیانیوں کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر کافر اور دائرہ اسلام

سے خارج سمجھتے ہیں:-

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ختم نبوت سے انکار۔ الفاظ قرآنی کی غلط

تاویلات۔ اور اس دین کو لعنتی اور شیطانی قرار دینا جس کے پیروکار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

۲۔ مرزا غلام احمد کا تشریحی نبوت کا قطعی دعویٰ۔

۳۔ یہ دعویٰ کہ حضرت جبریل اُن (مرزا غلام احمد) پر وحی لاتے ہیں اور وہ وحی

قرآن کے برابر ہے۔

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مختلف

طریقوں سے توہین۔

۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دین کا امانت آمیز طور پر ذکر۔

۶۔ قادیانیوں کے سوا تمام دوسرے مسلمانوں کو کافر قرار دینا۔

اوپر کی ساری بحث سے میں نے مندرجہ ذیل نتائج
اخذ کیے ہیں:-

۱۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اللہ کے آخری نبی تھے اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث
نہیں ہوگا۔

۲۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں۔

۳۔ مسلمانوں کا اس بات پر بھی اجماع ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔

۴۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ تشریحات و تاویلات کی روشنی میں اور
اپنے جانشینوں اور پیروؤں کی تشریحات و تاویلات اور فہم کی روشنی
میں ایک ایسی وحی پانے کے مدعی تھے جسے نبوت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۵۔ اپنی اولین تصانیف میں مرزا صاحب کے خود اپنے قائم کردہ معیار ان
کے اس دعویٰ نبوت کو محضلاتے ہیں۔

۶۔ اُممّوں نے واقعتاً دُنیا بھر کے مانے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام
کی طرح نبی کامل ہونے کا دعویٰ کیا اور ظل بروز کی اصطلاحوں کی حقیقت
ایک فریب کے سوا کچھ نہیں۔

۷۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وحی نبوت نہیں آسکتی اور جو
کوئی ایسی وحی کا دعویٰ دار ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس بحث اور اس سے
 اخذ کردہ نتائج کی بناء پر یہ بات بڑی آسانی کے
 ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ عدالت سماعت نے جو
 نتائج اخذ کیے ہیں وہ درست ہیں چنانچہ میں
 ان سب کی توثیق کرتا ہوں۔ مسماۃ اُمت الکریم
 کی اپیل میں کوئی جان نہیں لہذا میں اسے خارج
 کرتا ہوں۔

دستخط

محمد اکبر

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی

اعلان فیصلہ

۳ جون ۱۹۵۵ء

فیصلہ عدالت حمیس آباد

مرزا غلام احمد نبوت کے جھوٹے دعویٰ پر ہیں



انہوں نے شریعتِ محمدیٰ میں تخریف کی

مدعا علیہ غیر مسلم اور مرتد ہے مسلمان لڑکی سے اس کا نکاح جائز نہیں
 و مسماة امۃ الہادیٰ دختر سردار خان مدعا علیہ بنام نذیر احمد برقی مدعا علیہ، مقدمہ برائے تنسیخ نکاح
 متذکرہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہے کہ اسلام میں امتی نبی یا ظلی اور
 بروزی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ مرزا غلام احمد
 نے اپنے پیروؤں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی بیٹیاں غیر احمدیوں کے نکاح
 میں نہ ہیں اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔

اس طرح مرزا غلام احمد نے شریعتِ محمدیٰ کو انحراف کر کے اپنے ماننے والوں
 کے لیے ایک نئی شریعت وضع کی ہے۔ مسیح موعود کے بارے میں بھی ان کا
 تصور اسلامی نہیں ہے۔ صحیح اسلامی تصور کے مطابق وہ آسمان
 سے نازل ہوں گے۔ حدیثِ رسول کے مطابق مسیح جب دوبارہ ظہور فرمائیں گے
 تو وہ دوسرا جنم نہیں لیں گے۔ اس طرح اس بارے میں مرزا غلام احمد کا

دعوای بھی بالکل باطل قرار پاتا ہے۔

جہاد کے بارے میں بھی ان کا نظریہ مسلمانوں کے عقیدے سے بالکل مختلف ہے۔ مرزا غلام احمد کے بیان کے مطابق اب جہاد کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور مہدی اور مسیح کی حیثیت انہیں تسلیم کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ جہاد کی نفی ہو گئی ہے۔

ان کا نظریہ قرآن پاک ۲۲ ویں سورۃ آیت ۳۹ - ۴۰ اور دوسری

سورۃ ۱۹۲ - ۱۹۴ - ۶۰ ویں سورۃ آیت چوتھی سورت آیت ۴۷ ، ۴۵

نویں سورۃ آیت ۱۵ اور ۲۵ سورۃ آیت ۵۲ کے بالکل برعکس اور منافی ہے۔

مندرجہ بالا امور کے تحت میں یہ قرار دینے میں کوئی ہجکے محسوس نہیں کرتا کہ مدعا علیہ اور ان کے مدد و حمرزا غلام احمد نبوت کے جھوٹے مدعی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف الہامات وصول کرنے کے متعلق ان کے دعوے بھی

باطل اور مسلمانوں کے اس متفقہ عقیدے کے منافی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزول وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

مسلمانوں میں اس بارے میں بھی اجماع ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور اگر

کوئی اس کے برعکس یقین رکھتا ہے تو وہ صریحاً "کافر" اور "مرتد" ہے۔

مرزا غلام احمد نے قرآن پاک کی آیاتِ مقدسہ کو بھی توڑ مروڑ کر اور غلط رنگ میں پیش کیا ہے اور اس طرح اُنھوں نے ناواقف اور جاہل لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُنھوں نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے اور شریعتِ محمدی میں تحریف کی ہے اس لیے مدعا علیہ کو جس نے خود اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے نیز مرزا غلام احمد اور اُن کی نبوت پر اپنے ایمان کا اعلان کیا ہے، بلا کسی نزدیک کے غیر مسلم اور مرتد قرار دیا جاسکتا ہے۔

... مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ظاہر ہو گئی

ہے کہ زیر نظر مقدمے میں فریقین کے درمیان شادی اسلام میں قطعی پسندیدہ نہیں اور قرآن پاک اور حدیث کی تعلیمات کے یکسر منافی ہے۔ کیونکہ فریقین نہ صرف مختلف نظریات کے حامل ہیں بلکہ ان کے عقائد بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں اور یہ بات اس رشتے کے لیے سم قاتل کا درجہ رکھتی ہے، جیسا کہ میں پہلے واضح کر چکا ہوں۔

اسلام میں کسی مسلمان کے لیے جنس مخالف کے ساتھ شادی کے سلسلہ میں متعدد پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور کسی بھی صورت میں کوئی مسلمان عورت کسی غیر مسلم سے جائز شادی نہیں کر سکتی جن میں عیسائی، یہودی یا بت پرست شامل ہیں اور ایک مسلمان عورت اور غیر مسلم مرد کا نکاح اسلام کی نظر میں غیر مؤثر ہے۔

اندریں حالات میں قرار دیتا ہوں کہ اس مقدمے کے فریقین کے درمیان شادی اسلامی شادی نہیں، بلکہ یہ سترہ سال کی ایک مسلمان لڑکی کی ساٹھ سال کے ایک غیر مسلم (مُرتد) کے ساتھ شادی ہے۔

لہذا "یہ شادی غیر قانونی اور غیر موثر ہے۔"

مندرجہ بالا امور کے پیش نظر مسئلہ نمبر ۳-۲-۶-۱۶ اور ۸ ساقط ہو جاتے ہیں اور ان پر غور کی ضرورت نہیں۔

مندرجہ بالا بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ مدعیہ جو ایک مسلمان عورت ہے، کی شادی مدعا علیہ کے ساتھ جس نے شادی کے وقت... بنو اپنا قادیانی ہونا تسلیم کیا ہے اور اس طرح غیر مسلم قرار پاتا ہے، غیر موثر ہے اور اسکی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ مدعیہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مدعا علیہ کی بیوی نہیں۔

تفہیم نکاح کے بارے میں مدعیہ کی درخواست کا فیصلہ اس کے حق میں کیا جاتا ہے اور مدعا علیہ کو ممانعت کی جاتی ہے کہ وہ مدعیہ کو اپنی بیوی قرار نہ دے۔ مدعیہ اس مقدمہ کے اخراجات بھی وصول کرنے کی حقدار ہے۔

یہ فیصلہ ۱۳ جولائی کو جناب شیخ محمد رفیق گریجہ کے جانشین

جناب قیصر احمد جمیدی جو ان کی جگہ جیسس آباد کے سول اور فیملی

کورٹ کے جج مقرر ہوئے ہیں، کھل عدالت میں پڑھ کر سنایا۔

۱۳ جولائی ۱۹۶۹ء

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی

نے

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا

○

○ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ریاست میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں ان کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جائے اور انہیں اقلیت قرار دینے کے بعد ان کی تعداد کے مطابق مختلف شعبوں میں ان کی نمائندگی کا تعین کیا جائے۔

○ قرار داد میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع ہوگی۔

○ قرار داد رکن اسمبلی آزاد کشمیر جناب حاجی میجر محمد ایوب صاحب نے پیش کی اور متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

(مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۳ء)

○ ۲۴ مئی کو مجاہد اقلیہ الحاج سردار عبدالقیوم خاں صدر اسلامی جمہوری حکومت آزاد جموں و کشمیر نے قرار داد کی توثیق کر دی۔

قادیانی اُمت کے متعلق اقبال کی رائے

مفتی اسلام، شاعر مشرق، حکیم الامت ڈاکٹر علامہ اقبالؒ

اس نتیجہ پر پہنچے اور اس کی تبلیغ کرتے رہے

کہ

- ۱۔ قادیانیت یہودی مذہب کا چرہ ہے۔
- ۲۔ نفل بروز حلول مسیح موعود کی اصطلاحات غیر اسلامی ہیں۔
- ۳۔ قادیانی گروہ وحدت اسلامی کا دشمن ہے۔
- ۴۔ قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ ہیں۔
- ۵۔ مرزا غلام احمد کے نزدیک ملت اسلامیہ بظاہر اودودہ ہے۔
- ۶۔ حکومت کو چاہیے کہ قادیانیوں کو اقلیت تسلیم کرے۔
- ۷۔ مسلمان قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ میں سنی بجانب ہیں۔
- ۸۔ شریعت میں ختم نبوت کے بعد مدعی نبوت کا ذب اور واجب القتل ہے۔

خلاصہ از حرف اقبالؒ

مرتبہ لطیف احمد شترانیؒ

لمحرف کی

○

اے صاحب علم و عقل لوگو!

کیا ایسا شخص جو خدائی کا دعویٰ کرے، جو خدا کا بیٹا بنے، جو کہ
خدا میری تعریف کرتا ہے، جو عورت بنے اور خدا کی طرف فعل رجولیت کو فسوب
کرے، جو "کن فیکون" کا مالک بنے، جو زندہ کرنے اور مارتے کا دعویٰ کرے
جو عالم الغیب بنے، جو مریم بنے اور عالم ظہرے، جو رسالت کا اعلان کرے، جو
نبیوں سے بڑی کا دعویٰ کرے، رحمت للعالمین، کوثر، لولاک لما خلقت الافلاک جو
قابل حضرت محمد کی شان ہے، اس کو اپنی طرف فسوب کرے، جو کہ خدا مجھ پر درود
بھیجتا ہے، جو کہ میرے مرید صحابہ محمدی کا درجہ رکھتے ہیں، جو حضرت محمد
بننے کا اعلا یہ کرے، جو کہ قرآن میں میرا نام احمد ہے، جو کہ میں عیسیٰ
ہوں، میں ہمدی ہوں، میں کشش ہوں، جو کہ میرا قرآن قادیان میں آتا،
جو کہ قادیان مکہ اور مدینہ سے افضل ہے، جو کہ کہ ہم مکہ میں مریں گے اور
مرے لاہور میں، جو کہ کہ جہاد سرام ہے، جو حضرت عیسیٰ کے خاندان کو
بدکار کے، حضرت عیسیٰ کو جھوٹا، شرابی کے، جو کہ حضرت محمد کے قین ہزار
معجزات تھے، میرے قین لاکھ سے زائد ہیں۔ جو کہ کہ ابو بکر و عمر میری
جو تیوں کے تسے کھولنے کے لائق نہیں، جو کہ کہ صد حسین میرے گریبان
میں ہیں۔

جو مسلمانوں کا نماز جنازہ نہ پڑھے، جو مسلمانوں سے رشتہ حرام سمجھیں، جو مسلمانوں کو یہودی عیسائی کہے، جو کہے کہ غیر قادیانی کافر ہیں، گتے، سورا، خنزیر، حرام زادے، ان کی عورتیں کتیاں ہیں، جو کہے کہ غیر قادیانی چوڑھے چھار ہیں جو کہے کہ مسلمانوں سے جنگ کے لیے تیار رہو، جو شراب پلومر کی دکان سے منگائے، جو افیون استعمال کرانا اور کرتا ہو، جو کہے کہ کثرت بول اور مراق میرے نشان ہیں، جو کہے کہ میرے پاس ٹیچی ٹیچی فرشتہ آتا ہے، جو کہے کہ میری عمر اتنی سال ہوگی اور ۶۸ سال میں مرجائے، جو دولت مند ہو کر چچ نہ کرے، جو کہے کہ محمدی بیگم کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ ہو چکا ہے اور اس کا خاوند ۲۱ سال میں مرجائے گا اور اگر محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ نہ ہوا تو میں جھوٹا ہوں گا، اور محمدی بیگم کا خاوند زندہ رہے وہ مرجائے مگر محمدی بیگم کے نکاح کی حسرت دل میں لے کر قبر میں جائے، جو کہے کہ انگریز کی تابعداری اسلام کا رکن اور انگریز کی تعریف میں ۱۵۰ ماریاں کتابیں لکھے، جو غلط حوالے دے، آیات میں تحریف و تبدیلی کرے، ملت اسلامیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرے اور غلط انگریزی الہام سنائے یا

کیا ایسے شخص کو نبی مان لیا جائے؟ کیا وہ مسلمان ہے؟ کیا وہ شریف اور دیانت دار آدمی ہے؟ کیا اس کے پیروں کو مسلمان تصور کیا جائے؟

اس کا جواب آپ دیں!

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت جھوٹا ہے

کیونکہ

- ۱۔ عورت نبی نہیں ہو سکتی۔
 - ۲۔ نبی شاعر نہیں ہوتا۔
 - ۳۔ نبی مصنف نہیں ہوتا۔
 - ۴۔ نبی اکمل العقل والمخفم ہوتا ہے۔
 - ۵۔ نبی کامل الاخلاق ہوتا ہے۔
 - ۶۔ نبی کا دنیا میں کوئی اُستاد نہیں۔
 - ۷۔ محمد عربی صلعم کے بعد دعویٰ نبوت باطل ہے (حدیث لا نبی بعدی)۔
 - ۸۔ مرزا صاحب کے اپنے فتویٰ کے مطابق
 - ۹۔ نبی ملازم یا نوکر نہیں ہوتے۔
 - ۱۰۔ نبی جہاں فوت ہوتا ہے، وہیں دفن ہوتا ہے۔
- مرزا صاحب کہتے ہیں میں مریم ہوں۔
 مرزا صاحب ٹوٹے پھوٹے شاعر بھی تھے۔
 مرزا صاحب تقریباً ۱۰۰ کتابوں کے مصنف ہیں۔
 مرزا صاحب کے ہاں ان دنوں چیزوں کا فقدان تھا
 مرزا صاحب کی گالیاں ایسی ہیں مرد کہتے اسو
 خنزیر، حرامزادے اور عورتیں کتیاں۔
 مرزا صاحب کے اُستاد مولانا فضل احمد فضل الہی
 اور گل علی شاہ تھے۔
 مرزا صاحب مدعی نبوت تھے۔
- یہ کہنا کہ میں فلاں نبی ہوں یا فلاں رسول
 سے افضل ہوں یہ کلمات کفر کے ہیں۔
 مرزا صاحب نے تیسرے درجہ کی نوکری کی ہے
 مرزا صاحب نے لاہور میں انتقال کیا
 قادیان میں دفن ہوئے۔

(جوش)

ہمارے مطالبات

پاکستان میں

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

وہ تمام کتب جن میں قرآنی تخریفات اور توہین انبیاء

صحابہؓ پائی جاتی ہے ان کو ضبط کیا جائے۔





مشکوٰۃ رشیدیہ میں طبع شدہ



مشکوٰۃ رشیدیہ میں طبعہ ملاحظہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِرَبِّكَ اَبِيْ بَعْدِيْ



قادیانی امت

از
محمد شفیع جوش میرٹوی



ناشر:
مجلس خورشید اسلامیت پاکستان